جنوری
2024ء

یا اللہ!
فلسطین کے
مسلمانوں کی مدد فرما
آمین

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۞ (القرآن:54)

ماهنامه

حکمت بالغہ

جھنگ

جدید تعلیم یافتہ حضرات میں علوم قرآنی کے فروغ کا نقیب

قرآن اکیڈمی جھنگ

جلد : 18
شمارہ : 01

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القران)
اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کردیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے، سمجھے (پ۲۷ سورۃ القمر)

جمادی الثانی: 1445ھ
جنوری : 2024ء

ISSN : 2305-6231

ماھنامہ

حکمت بالغہ

جھنگ

بانی مدیر : انجینئر مختار فاروقیؒ

مدیر مسئول : انجینئر عبد اللہ اسماعیل

مشاورت
- ڈاکٹر طالب حسین سیال
- حاجی محمد منظور انور
- پروفیسر خلیل الرحمٰن
- عبد اللہ ابراھیم

مدیر معاون و نگران طباعت: مفتی عطاء الرحمٰن

انتظامی امور: ملک نذر حسین

قانونی مشاورت
محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ
چودھری خالد اشیر ایڈووکیٹ

سالانہ زرتعاون: اندرونِ ملک 800 روپے
معمول کا شمارہ: 80 روپے

اہلِ ثروت حضرات سے خصوصی زرِ تعاون پچیس ہزار روپے یکمشت

ترسیل زر بنام : انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ جھنگ

قرآن اکیڈمی جھنگ
لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ جھنگ صدر
پاکستان پوسٹ کوڈ 35200
047-7630861-0336-6778561

Web site:
www.hamditabligh.net

Email:
hikmatbaalgha1@yahoo.com

انجینئر مختار فاروقی
طابع: محمد فیاض، مطبع: سلطان باہو پریس فوارہ چوک جھنگ صدر

اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَ ھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا(ترمذی)

حکمت کی بات بندۂ مومن کی گم شدہ میراث ہوتی ہے جہاں کہیں بھی وہ اس کو پائے وہی اس کا حقدار ہے

مشمولات

قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	1		3
بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات	2		6
حرفِ آرزو	3	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	4	انجینئر مختار فاروقی ؒ	9
دورِ آخرالزمان کی خوفناک جنگیں	5	محمد نعمان اصغر	16
سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (13)	6	انجینئر فیضان حسن	31
امن کے دشمن ــ......	7	محمد منظور انور	47
تبصرہ و تعارف کتب	8		52
یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ ﷺ است	9	عبداللہ ابراہیم	57
آئینۂ حکمت بالغہ 2023ء	10		62

ماہنامہ حکمت بالغہ میں قلمی تعاون کرنے والے حضرات کے مضامین معلومات کے تبادلے اور وسیع تر انداز میں خیر کے حصول اور شر سے اجتناب کے لیے چھاپے جاتے ہیں اور ادارے کا مضمون نگار حضرات سے تمام جزئیات میں اتفاق ضروری نہیں۔

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو حوالہ ڈاک کردیا جاتا ہے۔ نہ ملنے کی صورت میں 10 تاریخ تک دفتر رابطہ فرمائیں 10 تاریخ کے بعد رسالہ ارسال نہیں کیا جائے گا (ادارہ)

قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات

اردو ترجمہ : فتح محمد خان جالندھری
انگریزی ترجمہ : ڈاکٹر عبدالسمیع حفظہ اللہ

(02) سورة البقرة	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	آیات 256-258

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ

دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے

There is no compulsion in the religion.

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے

The true guidance is distinct from the blunder.

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے

Therefore, whoever renounces the Taghoot
(forces of Satan) and believes in Allah,

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا

اس نے ایسی مضبوط رسّی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں

He has grasped the firm Hand-Hold,
That is not going to break at all.

وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾

اور اللہ (سب کچھ) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

And Allah is Hearing, Knowing.

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست اللہ ہے

Allah is the Wali (guardian and protector)
of those who believe.

يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ

کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے

He brings them out of all types of darkness,
leading them to the light (of guidance).

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـــُٔهُمُ الطَّاغُوۡتُ

اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں

As for those, who refuse to believe:
They are protected by Taghoot.

يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ

کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں

They drag them from light to the depths of darkness.

اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾

یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

Such will be the inmates of fire. They will live therein forever.

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ

بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابراہیمؑ سے اس پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا

Haven’t you thought about the one,
who argued with Ibrahim about his Lord.

اَنۡ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ

اس (غرور کے) سبب سے کہ اللہ نے اس کو سلطنت بخشی تھی

As Allah had granted him the kingdom.

اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ

جب ابراہیم نے کہا: میرا پروردگار تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

When Ibrahim said: "My Lord is One
Who brings to life and puts to death."

قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ

وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں

He said: "It's me who brings to life and puts to death."

قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ

ابراہیم نے کہا: اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے

Ibrahim said: "Well it is Allah
who brings the sun from the east

فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ

آپ اسے مغرب سے نکال دیجیے

You just make it rise from the west."

فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ

(یہ سن کر) کافر حیران رہ گیا

So the disbeliever was utterly defeated.

وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۵۸﴾

اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

And Allah doesn't guide such unfair people;

صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمُ

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے

فَیَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ

پھر مسلمان ان یہودیوں کو قتل کریں گے

حَتّٰی یَخْتَبِئَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ،

حتیٰ کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا

فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: یَا مُسْلِمُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ

تو پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے!

هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ،

یہ یہودی میرے پیچھے ہے، تم آؤ اور اس کو قتل کردو

اِلَّا الْغَرْقَدَ،

سوائے غرقد کے درخت کے (کہ وہ نہیں بتائے گا)

فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ

کیونکہ یہ یہود کے درختوں میں سے ہے

(مسلم ، عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ)

حرفِ آرزو

؎ زندگی در جستجو پوشیدہ است
اصل اُو در آرزو پوشیدہ است
علامہ اقبال

ـــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا

انجینئر عبد اللہ اسماعیل

ارضِ فلسطین لہولہو ہے، روزانہ چند سو فلسطینیوں کی شہادت معمول کی بات ہے
ع ’’مل رہی ہیں روح کو آزادیاں فلسطین میں‘‘۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ـــــ جس کے علم وحکمت کا کوئی کنارا نہیں ـــــ ایک ہی واقعے کو کتنے انسانوں کے لیے آزمائش، سزا، انعام، آسانی، تکلیف، کفارہ اور نہ جانے کیا کیا کچھ بنا دیتے ہیں۔ واقعہ جتنا بڑا ہوا اتنے ہی زیادہ انسان اس میں شریک ہوجاتے ہیں۔ سڑک پر اگر کوئی پھسل کر گر جائے تو آس پاس کے چند افراد کے لیے وہ آزمائش بن جاتی ہے کہ اس گرنے والے کو دیکھ کر کیا رویہ اپناتے ہیں۔ چوک میں دو انسان آپس میں لڑ پڑیں تو ان دو انسانوں کے ساتھ ساتھ کئی اور انسان امتحان میں پڑ جاتے ہیں۔ ـــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

بعینہٖ ـــــ ارض فلسطین میں جاری اسرائیل کے یہ مظالم پوری دنیا کے انسانوں کے لیے ایک امتحان ہیں۔ یہ ان ظالموں کا بھی امتحان ہے جو اللہ، آخرت اور رسالت و وحی کا اقرار کرتے ہیں مگر طاقت کے نشے میں چور ہوکر اور شیطانی ہتھکنڈے میں گرفتار ہوکر کیسے ظلم ڈھا رہے ہیں ـــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

یہ ان مظلوموں کا بھی امتحان ہے جنہیں اپنے گھروں سے بے گھر کردیا گیا، جن کے معصوم بچے ان کی آنکھوں کے سامنے لہو میں رنگے گئے، جن معصوموں کے والدین اس دنیا میں

نہ رہے، جن کے گھر تباہ کر دیے گئے، جو قیدی بنا لیے گئے، جنھیں خوراک اور پانی سے محروم کر دیا گیا ان مظالم کے جواب میں ان کا رویہ کیا رہا؟ ــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

یہ ان پڑوسی مسلمان ممالک کا بھی امتحان ہے کہ جو اپنے مسلمان بھائیوں کو اتنی تکلیف میں دیکھ کر بھی اپنے بازو پھیلانے کو تیار نہیں، آگے بڑھ کر ان کی مدد کرنے کو تیار نہیں ــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

یہ فلسطین سے دور باقی مسلمان ممالک کا بھی امتحان ہے کہ انھوں نے اس مصیبت کی گھڑی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے کیا کیا؟ ــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

یہ اس دنیا میں رہنے والے تمام مسلمان افراد کا بھی امتحان ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کو کیوں نہ پہنچے؟ فوری مدد کو نہ پہنچ سکتے تھے تو اپنے طرزِ عمل پر غور کرتے اور آئندہ کے لیے کمر کس لیتے کہ کہیں تو دین غالب ہو اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد ہو سکے ــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

زندگی کے لمحات گزرتے جا رہے ہیں اور نامہ اعمال کے صفحات لکھے جا رہے ہیں ہم جو آج بو رہے ہیں کل یہی فصل ہمیں کاٹنی ہے۔ اس امت کو جگانے کے لیے اللہ رب العزت کی جانب سے بار بار ایسے واقعات سامنے آ رہے ہیں جو آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں مگر افسوس ہے کہ تا حال اُمت کی اکثریت اپنی روش بدلنے کو تیار نہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ان واقعات سے سبق لے کر اپنی گزشتہ کوتاہیوں پر شرمندہ ہیں اور آئندہ کے لیے اپنے طرزِ عمل کو درست کر رہے ہیں ــــ سب لکھا جا رہا ہے اور بالآخر حساب ہوگا۔

دنیا میں مسلمانوں پر بالخصوص اور تمام انسانوں پر بالعموم ظلم کے خاتمے کا ایک ہی حل ہے کہ اللہ رب العزت کا دیا ہوا نظامِ عدل وقسط نافذ ہو، اس کے بغیر ظلم کا خاتمہ ممکن نہیں اور جو اس نظام کو نافذ کرنے کی جدوجہد کی بجائے اس کے ماسوا نظام پر راضی ہیں وہی ظالم وفاسق ہیں۔

بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ O

''بات پہنچا دی گئی ہے اور اب وہی لوگ ہلاک ہوں گے جو فاسق ہیں''۔

دورۂ ترجمۃ القرآن

قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح

مدرس: انجینئر مختار فاروقیؒ

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

آیات 284 تا 286

عمومی طور پر قرآن مجید میں اکثر سورتوں کا آغاز اور اختتام انتہائی اہم ہوتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید کا انداز خطبے اور تقریر کا انداز ہے اور تقریر میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اس کا آغاز بھی اہم ہوتا ہے کیونکہ آدمی اس وقت بتا رہا ہوتا ہے کہ کیا بات کرنی ہے اور اختتام بھی بہت اہم ہوتا ہے کہ ساری گفتگو کا خلاصہ نکال کر دوبارہ سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ تو قرآن مجید کا انداز خطبے اور تقریر کا انداز ہے لہٰذا یہ انداز آپ کو اکثر سورتوں میں نظر آئے گا۔ جیسے اس سورۃ البقرہ میں ہے کہ یہ آخری رکوع اس کا بہت اہم ہے اور اس میں جو دعا ہے اس جیسی جامع اور طویل دعا واقعتاً قرآن مجید کے کسی اور مقام میں نہیں ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

کائنات کا سب کچھ اللہ ہی کی ملکیت ہے۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا اس کو تم چھپا کے رکھو اللہ اس پر تمہارا حساب لے گا

تمہارے دل کے جو منصوبے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ کیا کیا

منصوبے بنائے، کیا کیا کرتے رہے، کیا زندگی میں نقشے تھے۔ جیسے ایک حدیث میں آتا ہے کہ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا اِبْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْئَلُ عَنْ خَمْسٍ قیامت کے دن ہر شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی عدالت کے کٹہرے میں پیش ہوگا اور اس کے قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیے جائیں گے جب تک اس سے پانچ سوال نہ کرلیے جائیں اور اس کا وہ حساب نہ دے دے: (۱)عَنْ عُمُرِہٖ فِیْ مَا اَفْنَاہ عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ کس چیز میں فنا کردی؟ تم نے ساری زندگی کس چیز کے پیچھے لگادی (۲)وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْ مَا اَبْلَاہُ اور خاص طور جوانی کے بارے میں سوال ہوگا اس عمر میں حوصلہ اور ولولہ ہوتا ہے امنگیں ہوتی ہیں کام کرنے کا جذبہ اور صلاحیت کار ہوتی ہے یہ کس چیز کے پیچھے لگادی ہے اس میں تمہارے کیا منصوبے تھے خیالات تھے کن کن کے پیچھے بھاگتے رہے؟ یہ خاص طور پر پوچھا جائے گا۔(۳)وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ أَیْنَ اکْتَسَبَهٗ اور اس کے مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ یہ کہاں سے کمایا؟(۴)وَفِیمَا أَنْفَقَهٗ اور کن چیزوں میں یہ مال خرچ کیا۔(۵)وَمَاذَا عَمِلَ فِیمَا عَلِمَ؟ اور علم کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا کہ جو کچھ تم جانتے تھے اس پر کیا عمل کیا۔(مشکوٰۃ)۔ جو کچھ انسان کے منصوبے ہوتے ہیں ان کا بھی اللہ کے ہاں پوچھا جائے گا کہ زندگی کے کیا نقشے تھے اور منصوبے تھے۔

فَيَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ پس بخش دے گا اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا اور عذاب دے گا جس کو چاہے گا۔

اگرچہ قرآن مجید میں تفصیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو معاف کرے گا، اس کی بخشش کے کون حقدار بنتے ہیں اور وہ عذاب کن کو دے گا جو اللہ کا نافرمان ہے لیکن اہل سنت کے نزدیک اصولی طور پر یہ بات طے شدہ ہے کہ اختیار مطلق بہر حال اللہ کا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اختیار مطلق ہے وہ جس کو چاہے سزا دے جس کو چاہے معاف کردے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تفاصیل بتادیں ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اسی کے مطابق کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہوسکتی۔ شیعہ اور اہل سنت کے درمیان دیگر مسائل کی طرح اس میں بھی فرق ہے کہ شیعہ یہ تصور رکھتے ہیں کہ عدل وانصاف کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر کوئی عبادت کرتا ہے تو اللہ کے ذمے ہے کہ اسے معاف کرے اسے بخشے یعنی عدل کرنا اللہ پر واجب ہے۔

اہل سنت کا تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز ہماری طرف سے واجب نہیں ہے، اللہ نے اپنے اوپر خود واجب کیا ہے کہ وہ عدل کرے گا وہ رحم فرمانے والا ہے معاف فرمانے والا ہے۔ یہ باتیں اس نے قرآن مجید میں اتاری ہیں، لیکن اختیار مطلق بھی اسی کا ہے وہ جس کو چاہے معاف کرے جس کو چاہے عذاب دے۔ اس پر کوئی چیز ہماری طرف سے واجب نہیں ہوسکتی، مخلوق کا کوئی حق اللہ تعالیٰ پر قائم نہیں ہے۔ یہ تصور بظاہر چھوٹا سا لگتا ہے لیکن جب اس کی تفصیل میں جاتے ہیں تو پھر بڑے بڑے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے جو اس آیت سے بھی مترشح ہے کہ جب بھی اللہ کے اختیار کی بات ہوگی تو وہ مطلق رہے گا جس کو چاہے معاف کر دے جس کو چاہے عذاب دے لیکن اللہ حکیم ہے اس نے قرآن مجید میں جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق وہ لوگوں کی عزت افزائی کرے گا معاف کرے گا جنت میں لے جائے گا اور جو مجرم ہیں انہیں سزا بھی دے گا۔ جب اللہ کے اختیار کا اس کی قدرت کا ذکر آئے گا تو اس کو مطلق مانا جائے گا۔

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پر جو نازل کیا گیا ان کی طرف ان کے رب کی طرف سے

یعنی یہ قرآن جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کے ذریعے نازل کیا گیا ہے، اس پر سب سے پہلے ایمان لانے والے، اس کی تصدیق کرنے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ گویا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری نسبت بھی ہوگئی کہ ہم بھی اس قرآن کو اللہ کا کلام مانتے ہیں۔

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور دوسرے اہل ایمان بھی ایمان لائے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اور دوسرے اہل ایمان السابقون الاوّلون اور ہم بھی ایمان لے آئے ہیں۔ تو ہماری بھی ایک نسبت ان کے ساتھ قائم ہوگئی جیسے کرن کی نسبت سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ہم جدا نہیں کرتے اس کے رسولوں میں سے کسی کو بھی

تیسرے پارہ کے شروع میں ہم پڑھ آئے ہیں کہ رسولوں کے درمیان فضیلت جائز ہے، یہ ایک الگ مضمون ہے لیکن رسولوں کے درمیان تفریق کفر ہے۔ تفریق کا کیا مطلب ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بے شمار نبی اور رسول بھیجے، کتابیں بھیجیں، اس میں سے کچھ نبیوں اور رسولوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے، کچھ کتابوں کا ذکر بھی قرآن مجید میں ہے، اب ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام نبیوں اور رسولوں کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے تھے۔ جن کا نام قرآن مجید میں یا حدیثِ صحیح میں آ گیا ہے اس کو نام کے ساتھ مانتے ہیں باقی کو اجمالاً مانتے ہیں اور جن کتابوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے ان کو نام کے ساتھ مانتے ہیں باقی نبیوں پر اللہ نے وحی فرمائی تھی کتابیں یا صحیفے ان کو عطا فرمائے تھے اس کو بھی ہم اجمالاً مانتے ہیں اگرچہ ہمارے سامنے موجود نہیں ہیں لیکن قرآن کہہ رہا ہے تو سچ ہے لہٰذا تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور تفریق بین الرسل یعنی کسی نبی یا رسول کو ماننا اور کسی کو نہ ماننا یا کسی ایک رسول کا انکار کرنا یہ کفر ہے۔ تیسرے پارے کے شروع میں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بھی میں نے مثال دی تھی کہ حضرت آدمؑ سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسولوں اور نبیوں کی ایک سنہری زنجیر چلی آ رہی ہے، اس کی ایک لڑی بھی درمیان سے کاٹ دیں گے ایک نبی یا رسول کا بھی انکار کر دیں گے تو زنجیر تو ٹوٹ گئی وہ سلسلہ تو قائم نہیں رہا۔ لہٰذا تفریق بین الرسل کفر ہے۔

وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور قبول کیا

جو کچھ بھی اللہ کے احکام ہیں ان کو ہم سنتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ اے ہمارے رب! ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے

یعنی بالآخر ہر ایک کو کوچ کر جانا ہے اور وہ کہاں جانا ہے وہ اللہ ہی کے سامنے جانا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور کسی جان کو اللہ تعالیٰ مکلّف نہیں ٹھہراتا مگر اس کی وسعت کے مطابق

اس میں بھی ایک لحاظ سے ہمارے لیے تسلی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ایک ہی لاٹھی سے

نہیں ہانکے گا۔ بلکہ جس کو جتنی صلاحیت دی ہے اس کے مطابق ہی جانچے گا۔ ایک آدمی کو صلاحیت دی، اس کو ایسے گھرانے میں پیدا کر دیا جو بڑا دیندار تھا اور اس میں پہلے ہی نیکی کا ماحول تھا۔ اب اس نے ان صلاحیتوں کے ساتھ اس ماحول میں نیکی کے معاملے کو کتنا پروان چڑھایا؟ اس کا معاملہ مختلف ہے۔ دوسرا آدمی انہیں صلاحیت کے ساتھ ایسے گھرانے میں پیدا ہو گیا جو دین کا مخالف تھا اگر اس نے وہاں تھوڑی بہت stergal اور محنت کر کے دین اختیار کر لیا قرآن پڑھ لیا نیکی اختیار کر لی اب اس کو اور طرح سے جانچا جائے گا۔ اس کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں آدمی تو اتنا آگے نکل گیا تھا اور تم اتنے پیچھے کیوں رہ گئے؟ اُس کا ماحول اور تھا اِس کا ماحول اور تھا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کے اپنے حالات اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق ہی آزمائے گا۔ جس زمانے میں اس کو پیدا کیا، جس علاقے میں پیدا کیا، جس مذہب کے لوگوں کے درمیان اس کو پیدا کیا اس کے مطابق اس کو آزمایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر جان کو اس کی گنجائش کے مطابق ہی مکلّف بناتا ہے اس نے کسی کو جتنی صلاحیتیں اور جتنے مواقع عطا فرمائے ہیں وہ اللہ کے علم میں ہیں اللہ تعالیٰ اسی کے مطابق اس کو جانچے گا۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اسی کے لیے ہے وہ جو اس نے کمایا اور اسی پر وبال ہوگا وہ جو اس نے کمایا

یعنی جس نے جو نیکیاں کمائیں ان کا اجر و ثواب اور فائدہ اسی کو ملے گا اور جس نے جو برائیاں کمائیں اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا اس کی سزا اسی کو ملے گی۔

آگے یہ بہت ہی عظیم دعا ہے ہر شخص کو یہ یاد کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ ہر شخص کا معاملہ اسی طرح ہی ہے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا اے ہمارے رب! تو ہمارا مواخذہ نہ فرمائیو اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر لیں

بھولنا بھی ایک لحاظ سے اللہ کی نعمت ہے کہ جو اتنے مشکل مشکل حالات انسان پر گزرتے ہیں اگر سارے کے سارے یاد رہیں تو پھر آدمی کا زندگی گزارنا مشکل ہو جائے۔ جیسے آج کل ایک آدمی کے مرنے کے بعد اس کا تیجہ، دسواں، چالیسواں مناتے ہیں پھر برسی مناتے

ہیں۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک سارے انسانوں کی برسیاں ہمیں یاد رہیں تو ہر روز کتنے ہی رشتے داروں کی برسیاں منانی پڑ جائیں۔ یہ تو اچھا ہے کہ انسان کے اندر اللہ نے نسیان کا مادہ رکھا ہے کہ دس بیس کے سال کے اندر وہ اپنے والدین اور قریبی لوگوں کو بھی بھول جاتا ہے اور وہ اپنے معاملات میں لگا رہتا ہے ورنہ تو زندگی گزارنا بڑا مشکل ہوتا۔ لیکن دین کے معاملے میں اگر یہ نسیان آجائے تو وہاں نقصان کا اندیشہ ہے لہٰذا اللہ سے دعا کی جارہی ہے کہ اگر ہم دین کے معاملے میں کہیں بھول جائیں وہاں ہم سے کوئی نسیان سرزد ہو جائے تو اے اللہ! اس کا ہم سے مواخذہ نہ کیجیے گا۔ اور اگر ہم خطا کر جائیں۔ خطا یہ ہے کہ اپنی پوری کوشش کر کے پھر نتائج نہ اخذ کرنا۔ جیسے کہیں نشانہ لگانے کا مقابلہ ہو رہا ہو تو آدمی اپنی پوری کوشش کرتا ہے کہ ٹارگٹ پر ہٹ کرے لیکن اس کے باوجود اگر وہ ہٹ نہیں کر سکا تو کہتے ہیں کہ نشانہ خطا ہو گیا۔ اس خطا کے معنی ہیں کہ اس آدمی نے تو پوری کوشش کی، خطا تو کوئی جان بوجھ کر نہیں کرتا، لیکن وہ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکا تو یہ خطا کا تصور ہے۔ اے اللہ! اگر ہم اپنی سی کوشش کریں لیکن نتیجہ نہ نکلے تو اس پر بھی ہمارا مواخذہ نہ فرمانا کوئی پکڑ نہ کرنا۔

رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرًا اور اے ہمارے رب! ہم پر بھاری بوجھ نہ لادیے گا

كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَا جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے لادے

ہم کو ان مشکل آزمائشوں میں نہ ڈالیے گا جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر مشکل آزمائشیں گزری ہیں۔ کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ یہ دعا کیوں مانگی جارہی ہے پہلے لوگ بھی تو آخر انسان ہی تھے ان پر جو آزمائشیں آئیں ہیں وہ ہم پر بھی آنی چاہیں لیکن عام طور پر جو بات تسلیم شدہ ہوتی ہے وہ حقیقت ہی ہوتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ پہلے کے لوگ کیسے تھے۔ اب تو پچاس سال میں ہی فرق محسوس کر رہے ہیں، آپ کو کئی ایسے بوڑھے آدمی ملیں گے کہ وہ پیدل سفر زیادہ کر سکتے ہیں زیادہ طاقتور نظر آئیں گے۔ فوراً بات ہو گی کہ انہوں نے تو دیسی گھی کھائے ہیں انہوں نے تو خالص غذائیں کھائی ہیں، فلاں کام کیے ہیں آج کی نسل میں تو یہ نہیں ہے تو پچاس سالوں میں صلاحیتوں کا اتنا فرق ہے ہزار سال میں کتنا فرق ہو گا اور سابقہ امتوں میں اور آج کے انسانوں میں تو فرق ہو ہی جانا چاہیے۔ لہٰذا یہ ایک معقول بات ہے۔ ویسے بھی آدمی کو

مشکل حالات کے لیے دعا نہیں مانگنی چاہیے کہ ہمیں جتنا مشکل آزمانا چاہے آزمالے۔ یہ تو اپنے آپے سے باہر ہونے والی بات ہوگی۔ دعا یہی کرنی چاہیے کہ اے اللہ! ہمیں سخت آزمائش میں نہ ڈالنا لیکن تیار رہنا چاہیے کہ جو بھی حالات آئیں گے ان میں ثابت قدم رہیں گے۔

"Hope for the best and prepare for the worst"

تیار رہیں کہ جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے آزمائش آئے اہل ایمان کو اس میں پشت نہیں دکھانی چاہیے، کم ہمتی نہیں دکھانی چاہیے لیکن دعا یہی ہونی چاہیے کہ اے اللہ ہمیں سخت نہ آزمائیے گا مشکل میں نہیں ڈالیئے گا، ہم کمزور لوگ ہیں ہمیں اتنی سخت آزمائش میں نہیں ڈالیئے گا۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیئے گا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو

اے اللہ! تو ہماری صلاحیتوں کو اور limitations کو خوب جانتا ہے لہٰذا ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیئے گا جو ہماری طاقت سے باہر ہو جو ہمارے لیے ناقابل برداشت ہو جائے۔

وَ اعۡفُ عَنَّا وَ اغۡفِرۡ لَنَا اور تو ہمیں معاف کر دے اور ہماری بخشش کر دیجیے

وَ ارۡحَمۡنَا اور ہم پر رحم کیجیے

اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا تو ہی ہمارا آقا ہے

فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٢٨٦﴾ پس ہماری مدد فرما کافر قوم پر

یعنی جو جہاد کا تذکرہ ہو رہا ہے یا جنگِ بدر ہوئی اور آئندہ بھی کافروں سے جو مڈ بھیڑ ہونے والی ہے وہ بھی اس دعا میں شامل ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ اب جو ہمارا مقابلہ ہوگا اس میں ہماری مدد فرما اور ہمیں فتح عطا فرما۔

غلام قوموں کے علم و عرفاں کی ہے یہی رمز آشکارا
زمیں اگر تنگ ہے تو کیا ہے فضائے گردوں ہے بے کرانہ

دورِ آخرالزمان کی خوفناک جنگیں
(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

محمد نعمان اصغر

احادیث مبارکہ میں قیامت سے قبل خوفناک جنگوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان جنگوں میں سب سے بڑی جنگ "اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰی" کہلاتی ہے۔ عالمِ کفر پوری قوت کے ساتھ عالمِ اسلام پر حملہ آور ہوگا۔ مشرق وسطیٰ (Middle East) ان جنگوں کا مرکز بنے گا۔ بالخصوص شام اور فلسطین قربِ قیامت میں خوفناک جنگوں کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ یہ سرزمین ایمان کا مرکز اور اللہ کے پسندیدہ بندوں کا ٹھکانہ ہوگی۔ غلبہ اسلام کی فیصلہ کن جنگ یہیں لڑی جائے گی۔ ذیل میں اس حوالے سے احادیث مبارکہ کا انتخاب پیش خدمت ہے۔ یہ احادیث مبارکہ مستقبل میں پیش آنے والے معرکوں کا واضح نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں۔ ان کی روشنی میں موجودہ حالات اور مستقبل میں پیش آنے والے معاملات کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔

دنیا مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے گی

(۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ ساری ملتوں (Nations) والے ہر طرف سے تم پر اس طرح جھپٹ پڑیں گے جیسے کھانے والے پیالے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان دنوں میں قلیل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں، بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہو گی لیکن تمہاری حیثیت سیلاب کے ساتھ بہنے والے پتوں، تنکوں اور جھاگ

(Foam) کی سی ہوگی اور تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب نکل جائے گا اور تمہارے دلوں میں وھن آ جائے گا۔ ہم نے پوچھا: وھن سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت کرنا اور موت کو ناپسند کرنا۔ (مسند احمد-12856)

بیت المقدس کے گرد جہاد ہوگا

(۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ قیامت تک دین پر ثابت قدم ہوگا اور دشمن پر غالب رہے گا۔ ان سے اختلاف کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ انہیں کچھ معاشی تنگی کا سامنا کرنا پڑے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے گا (اسلام کا غلبہ ہوگا) اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیت المقدس اور اس کے گرد و نواح میں ہوں گے۔ (مسند احمد-12494)

(۳) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی ایک جماعت دمشق کے دروازوں اور اس کے اردگرد اور بیت المقدس اور اس کے اطراف میں ہمیشہ (دشمنوں) سے جنگ کرتی رہے گی۔ لوگوں کا انہیں بے یارو مددگار (Lonelier) چھوڑ دینا، انہیں (کوئی) نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہ حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ (مجمع الزوائد)

دو گروہ جہنم سے محفوظ ہوں گے

(۴) رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے محفوظ کر لیا ہے: ایک وہ گروہ جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا (ان سے مل کر دشمن سے لڑے گا)۔ (مسند احمد-12475)

کالے جھنڈوں والے شدید جنگ کریں گے

(۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی لڑیں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے۔ لیکن وہ خزانہ کسی ایک کے ہاتھ میں بھی نہیں آئے گا۔ پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے۔ وہ تمہارے ساتھ ایسی

جنگ کریں گے کہ کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں کی ہوگی۔(مستدرک حاکم-8432)

جنگ میں شام بہترین علاقہ ہوگا

(۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ و جدل کے دن مسلمانوں کا گروہ دمشق نامی شہر (ملک شام کا دارالحکومت) کی جانب الغوطہ کے مقام پر ہوگا۔ یہ (ملک) شام کا سب سے بہترین شہر ہے۔(مشکوۃ المصابیح-6281)

پے در پے جنگیں ہوں گی

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو ان کی مخالفت کرے گا، انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اپنے دشمنوں سے قتال کرے گا۔ جب کوئی مخالف جنگ ختم ہوگی تو دوسری قوم سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دل ٹیڑھے کر دے گا تا کہ ان سے اس جماعت کو رزق دے حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔ گویا وہ اندھیری رات کا ٹکڑا ہو۔ لوگ گھبرا جائیں گے حتیٰ کہ وہ زرہوں کا لباس پہن لیں گے۔ آپ نے فرمایا: وہ اہل شام ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے زمین پر خط کھینچا۔ آپ شام کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ-3624)

شام میں خون ریز جنگ ہوگی

(۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفیانی شام میں ظاہر ہوگا۔ پھر قرقیسا (ایک مقام کا نام) میں ان کے درمیان ایک جنگ ہوگی۔ پرندے اور درندے ان کے لاشوں کو کھا کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے۔ پھر ان میں اختلافات رونما ہوں گے۔ ان میں سے ایک جماعت نکلے گی اور خراسان جائے گی اور سفیانی کے گھڑسوار اہلِ خراسان کے تعاقب (Pursuit) میں نکلیں گے اور کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی جماعت سے جنگ کریں گے۔ پھر اہل خراسان مہدی کی طلب میں نکل جائیں گے۔(مستدرک حاکم-8530)

(۹) معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ملک شام والوں (Syrians) میں خرابی پیدا ہو جائے گی تو تم میں کوئی اچھائی باقی نہیں رہے گی۔ میری امت کے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل رہے گی۔ اس کی مدد نہ کرنے والے اسے

قیامت تک کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔(جامع ترمذی-2192)

سفیانی لشکر زمین میں دھنس جائے گا

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفیانی نامی ایک شخص دمشق کے علاقے سے ظاہر ہوگا۔اس کی پیروی کرنے والوں کی اکثریت قبیلہ کلب کی ہو گی۔وہ لڑائی کرے گا۔عورتوں کے پیٹ پھاڑ کر اس میں سے بچے نکالے گا اور بچوں کو قتل کر دے گا۔اس کے لئے قیس قبیلہ جمع ہوگا، وہ ان کو بھی قتل کر دے گا۔اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا۔ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی حرّہ میں نکلے گا۔وہ سفیانی تک پہنچے گا۔اللہ تعالیٰ ایک لشکر اس کی مدد کے لئے بھیجے گا اور وہ ان کو شکست دے دے گا۔پھر سفیانی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پیش قدمی کرے گا اور جب وہ ہموار زمین تک پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ان لوگوں میں سے صرف وہی نجات پائے گا جو ان کے بارے میں خبر دے گا۔(مستدرک حاکم-8586)

مشرق سے مہدی کی مدد ہوگی

(۱۱) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو (حضرت) مہدی کے لئے یعنی اس کی حکومت کے لئے زمین ہموار کریں گے (ان سے مل کر دشمنوں کا مقابلہ کریں گے)۔(سنن ابن ماجہ،ضعیف-4088)

رومی اسّی جھنڈوں تلے آئیں گے

(۱۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور رومیوں کے درمیان جنگ بندی ہوگی۔وہ تمہیں دھوکا دیں گے اور اسّی (80) جھنڈوں تلے پیش قدمی کریں گے۔ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔(سنن ابن ماجہ-4095)

فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا

(۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا۔اس پر (لڑتے ہوئے) ہر سو میں سے ننانوے لوگ مارے جائیں گے۔اور ان میں سے ہر کوئی کہے گا کہ شاید میں ہی بچ جاؤں گا (اور اس خزانے کا مالک بن جاؤں)۔(صحیح مسلم-7272)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا۔پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔(صحیح بخاری-7119)

مسلمان مدینہ میں محصور ہوں گے

(۱۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کو مدینہ میں محصور کر لیا جائے گا اور ان کی عمل داری (Rule) زیادہ سے زیادہ مقام سلاح (خیبر کے قریب ایک مقام کا نام ہے) تک ہوگی۔(ابوداؤد-4250)

حج کے دوران قتل عام ہوگا

(۱۶) حضرت عمرو بن شعیب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذی قعدہ میں قبائل کی آپس میں جنگ ہوگی۔حاجیوں کو برا بھلا کہا جائے گا۔پھر منیٰ میں جنگ ہوگی،اس میں بہت قتل عام ہوگا۔سخت خون ریزی ہوگی۔حتیٰ کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا۔(مستدرک حاکم-8537)

نومسلم دین کی مدد کریں گے

(۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا (اور وہ ہتھیار چلانے میں انتہائی ماہر ہوں گے)۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد کرے گا۔(سنن ابن ماجہ-4090)

دو عظیم جماعتوں کی جنگ ہوگی

(۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو عظیم جماعتیں (آپس میں) جنگ نہ کریں۔ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خون ریزی ہوگی۔حالانکہ دونوں کا دعویٰ (Claim) ایک ہی ہوگا (شاید ایک ہی مذہب کے پیروکار رہوں گے۔واللہ اعلم)۔(صحیح بخاری-7121)

رومیوں سے سخت جنگ ہوگی

(۱۹) حضرت ذِی مِخْمَر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے اور تم ان کے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ لڑو گے۔تم فتح یاب ہو گے، مال غنیمت جمع کرو گے اور واپس لوٹو گے۔راستے میں ٹیلوں والے (Dunes) ایک مقام پر پڑاؤ ڈالو گے۔اس دوران ایک رومی شخص بلند آواز کے ساتھ کہے گا: صلیب غالب آ گئی۔ اس کے جواب میں ایک مسلمان کہے گا: (صلیب غالب نہیں آئی) بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات غالب آئی ہے۔ان کے درمیان تکرار (Dispute) شروع ہو جائے گی۔مسلمان صلیب کے بالکل قریب ہوں گے۔وہ ان کی صلیب (Cross) پر حملہ کر کے اس کو توڑ دیں گے۔رومی لوگ اس صلیب کے توڑنے والے پر حملہ کریں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔مسلمان اپنے اسلحہ کو سنبھال لیں گے، ان کی جنگ چھڑ جائے گی۔اس جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت عطا فرمائے گا۔(مستدرک حاکم-8298)

مسلمان ترکوں سے لڑیں گے

(۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے جنگ کریں گے۔ یہ ایسی قوم ہے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں (Shields) کی طرح ہوں گے۔ یہ لوگ بالوں کا لباس پہنتے ہوں گے، بالوں (سے بنے ہوئے جوتوں) میں چلتے ہوں گے۔(صحیح مسلم-7313)

مسلمان عجمیوں سے لڑیں گے

(۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔(ابن ماجہ-4099)

(۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت (اس وقت تک) قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے (بنے ہوئے) ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں اور چھوٹی

ناک والی قوم سے جنگ کرو گے۔ (صحیح مسلم-7312)

(۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تم دو عجمی (غیر عرب) قوموں خوز اور کرمان سے قتال نہیں کرو گے۔ جن کے چہرے سرخ اور ناک چپٹے ہوں گے اور ان کے چہرے ڈھالوں کی طرح چوڑے چپٹے (Flat) ہوں گے۔ (مسند احمد-12895)

اللہ تعالیٰ حضرت مہدی کو مبعوث فرمائے گا

(۲۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کے بادشاہوں (حکمرانوں) کی جانب سے اتنی بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہوں گی کہ اس سے بڑی مصیبت کبھی کسی نے نہیں سنی ہو گی۔ حتیٰ کہ زمین باوجود کشادہ (Spacious) ہونے کے ان پر تنگ ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ روئے زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی۔ ظلم سے بچنے کے لئے مومن کو کوئی پناہ نہیں ملے گی۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہو گی۔ (مستدرک حاکم-8438)

اسلام پوری دنیا میں غالب آجائے گا

(۲۵) حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہو گا۔ پھر اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگتے ہوئے مکہ پہنچیں گا۔ اہل مکہ ان کے پاس آئیں گے اور انہیں امامت (Leadership) کے لئے کھڑا کریں گے حالانکہ وہ اس عمل کو ناپسند کرتے ہوں گے۔ اور ان کے ساتھ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ پھر شام والوں کی طرف سے ان کے خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ حال دیکھیں گے تو شام کے اَبدال (صالحین) اور عراق کی جماعتیں ان کے پاس آئیں گی اور ان کے ساتھ بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی اٹھے گا جس کا ننھیال بنو کلب میں ہو گا۔ پھر وہ ان کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجے گا تو وہ ان پر غالب آجائیں گے۔ چنانچہ بنو کلب کا یہی لشکر ہو گا (جو مغلوب ہو گا) اور

خسارہ (Loss) ہوگا اس کے لئے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہ ہوگا۔حضرت مہدی مال تقسیم کریں گے اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کو نافذ کریں گے اور اسلام اپنی گردن زمین پر ٹکا دے گا (غالب آ جائے گا)۔اور پھر وہ سات سال تک رہیں گے۔اس کے بعد ان کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔(سنن ابوداؤد،ضعیف-4286)

خراسان کے جھنڈے ایلیاء میں نصب ہوں گے

(۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے، ان جھنڈوں کو کوئی چیز پھیر (Return) نہیں سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیاء (بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں گے۔(جامع ترمذی،ضعیف-2269)

(۲۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے والے لشکر نمودار ہو گئے ہیں، تو اس میں لازمی شریک ہونا کیونکہ اس لشکر میں اللہ کے خلیفہ (حضرت) مہدی ہیں۔(مستدرک حاکم-8531)

مشرق کے لوگ حضرت مہدی کی مدد کریں گے

(۲۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق سے لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی کے لئے ، یعنی ان کی حکومت کے لئے زمین ہموار کریں گے۔(سنن ابن ماجہ،ضعیف 4088)

موت کے دستے دجال سے لڑیں گے

(۲۹) یسیر بن جابر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا۔ اس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آ گئی ہے۔وہ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے تو اٹھ کر بیٹھ گئے۔پھر کہنے لگے: قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہوگی نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی۔پھر انہوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ (ملک) شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن اہل اسلام کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے۔میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔پھر کہا تمہاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستوں کو آگے

بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کئے بغیر واپس نہیں ہوں گے (وہیں جان دے دیں گے)۔پھر وہ سب جنگ کریں گے حتیٰ کہ درمیان میں رات حائل (interrupt) ہو جائے گی۔ یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔ دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے۔ پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہوگا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان موت کے طلب گاروں کا دستہ آگے کریں گے اور شام تک جنگ کریں گے۔ پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور موت کے طلب گار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے۔اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کو ان (کافروں) کے خلاف کر دے گا۔ وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔ انہوں نے یا تو یہ الفاظ کہے کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہو گی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں (Sides) سے گزرے گا۔ وہ ان سے جوں ہی گزرے گا مر کر گر جائے گا (ہوا زہریلی ہو جائے گی)۔ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی۔ جو سو تھے تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ بچا ہوگا۔ وہ کسی غنیمت پر خوش نہ ہوں گے اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک نئی مصیبت کے بارے میں سنیں گے جو اس بھی بڑی ہوگی۔ان تک یہ زوردار آواز پہنچے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں۔ وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار (Rider) ہوں گے یا فرمایا کہ روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔ (صحیح مسلم-7281)

شام کی جنگ میں دجال نکلے گا

(۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں قائم

ہو گی یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اَعماق (شام میں حلب اور انطا کیہ کے درمیان ایک پرفضا علاقہ) یا دابق میں اتریں گے۔ان کے ساتھ مقابلے کے لئے شہر (دمشق یا مدینہ) سے اس وقت روئے زمین کے بہترین شہ سواروں کا ایک لشکر روانہ ہوگا۔ جب وہ صف آراء ہوں گے تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اوران لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے۔تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم نہیں، ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان سے جنگ کریں گے۔ان میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔اور ایک تہائی قتل کردیئے جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے۔اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔جب وہ غنائم تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انہوں نے زیتون (Olive) کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا کہ مسیح دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے تو وہ نکل پڑیں گے مگر وہ جھوٹ ہوگا۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نمودار ہو جائے گا۔اس دوران میں جب وہ جنگ کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی۔اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے تو اس کا رخ کریں گے۔پھر جب اللہ کا دشمن ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔(صحیح مسلم-7228)

قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا

(۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب (Side) خشکی میں ہے اور ایک جانب سمندر میں ہے۔صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کے خلاف بنو اسحٰق میں سے ستر ہزار لوگ جہاد کریں گے۔وہاں پہنچ کر وہ اتریں گے تو ہتھیاروں سے جنگ کریں گے نہ تیر اندازی کریں گے۔وہ کہیں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو

اس کی ایک جانب گر جائے گی۔ دوسری مرتبہ یہی کلمات کہنے سے شہر کا دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا اور تیسری مرتبہ کہنے سے ان کے لئے راستہ کھل جائے گا۔ وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور غنائم حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت حاصل کر رہے ہوں گے تو ایک چیختی ہوئی آواز آئے گی جو کہے گی کہ دجال نمودار ہو گیا ہے۔ وہ ہر چیز چھوڑ دیں گے اور واپس پلٹیں گے۔ (صحیح مسلم-7333)

دجال سے جنگ شام میں ہوگی

(۳۲) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (دجال سے) جنگ کے روز مسلمانوں کا جماؤ غوطہ (غین پر پیش ہے) میں ہوگا۔ جو اس شہر کے ایک جانب ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے، جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے۔ (سنن ابوداؤد-4298)

(۳۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگوں کے دنوں میں مسلمان ایک ایسی جگہ خیمہ زن ہوں گے جسے غوطہ کہتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد-4640)

فارس و روم سے جنگیں ہوں گی

(۳۴) سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا۔ مغرب کے علاقے سے آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے اونی (Woollen) لباس کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ایک ٹیلے کے پاس آپ ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی آ کر آپ ﷺ اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ ﷺ کی چار باتیں یاد کر لیں۔ اب میں ان کو اپنے ہاتھ پر شمار کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم (لوگ) جزیرہ عرب کے باسیوں (Residents) سے لڑائی کرو گے اور اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمائے گا۔ پھر فارس (Persia) سے لڑائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ پھر روم سے لڑائی ہوگی اور اللہ تعالیٰ فتح دے گا اور پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ تم کو فتح سے ہمکنار کرے گا۔ (مسند احمد-12932)

(۳۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک روم فتح نہ ہوگا، دجال کا ظہور نہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ-4091)

(۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑی

جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا ظہور سات ماہ کے اندر ہوگا۔(سنن ابن ماجہ۔ضعیف-4092)

دجال کے بڑے مخالف بنوتمیم ہوں گے

(۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوتمیم کے لوگ دجال کے حق میں میری امت کے سخت ترین لوگ ثابت ہوں گے۔(صحیح بخاری-4366)

(۳۸) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے فلاں صحابی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے بنوتمیم (ایک قبیلے کا نام) کے بارے میں ناقدانہ (Critically) تبصرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بنوتمیم کے بارے میں اچھی باتوں کے سوا کچھ نہ کہا کرو۔دجال کے مقابلے میں ان کے نیزے سب سے بلند ہوں گے۔(مسند احمد-12579)

سلسلہ وار جنگوں کا ظہور ہوگا

(۳۹) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جزیرہ خرابی سے امن میں ہے جب تک آرمینیا برباد نہیں ہوتا۔مصر محفوظ رہے گا جب تک جزیرہ برباد نہیں ہوتا۔اور کوفہ محفوظ ہے جب تک مصر برباد نہیں ہوتا۔اور جنگیں نہیں ہوں گی جب تک کوفہ برباد نہیں ہوگا۔کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا جب تک جنگیں نہیں ہوں گی۔اور اس وقت تک دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا۔

(مستدرک حاکم-8428)

رومیوں سے مسلسل جنگیں ہوں گی

(۴۰) حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی حتیٰ کہ مسلمانوں کے قریب ترین محافظ مقام بولاء (ایک جگہ کا نام) پر ہوں گے۔پھر فرمایا: اے علی! اے علی! اے علی! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان (حاضر ہوں)۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ بنواصفر (رومیوں) سے جنگ کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی ان سے جنگ کریں گے۔حتیٰ کہ سب سے افضل مسلمان، یعنی حجاز والے انکے مقابلے کے لئے نکلیں گے۔انہیں اللہ کی راہ میں کسی ملامت (Rebuke) کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا۔وہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعروں سے قسطنطنیہ کو فتح کر لیں گے۔انہیں اتنے غنائم ملیں گے جتنے پہلے کبھی نہیں ملے ہوں گے حتیٰ کہ وہ ڈھالوں (Shields) کے

ذریعے سے تقسیم کریں گے۔ (اچانک) ایک شخص آ کر کہے گا: تمہارے شہروں میں دجال ظاہر ہوگیا ہے۔ سنو! یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ لینے والا بھی شرمندہ ہوگا اور چھوڑنے والا بھی شرمندہ ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، ضعیف-4094)

لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے

(۷۱) حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ آپ کے ہاں دجال کا تذکرہ شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا: دجال کے ظہور کے موقع پر لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ اس کا پیروکار ہو جائے گا۔ ایک فرقہ جزیرہ عرب میں اپنے گھروالوں کے پاس چلا جائے گا۔ ایک فرقہ فرات (دریا) کے کنارے چلا جائے گا۔ وہاں پر ان کی دجال کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوگی۔ مسلمان شام کے ایک علاقے میں جمع ہوں گے اور وہ لوگ ایک جماعت کو اس (دجال) کی خبر لینے کے لئے بھیجیں گے۔ ان میں ایک گھڑسوار ہوگا جو کہ سرخ اور زرد رنگ کے چتکبرے (Spotted) گھوڑے پر سوار ہوگا۔ یہ لوگ بھی وہاں جنگ میں شریک ہوں گے اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا (تمام لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں گے)۔ (مستدرک حاکم-8519)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

(۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (دجال) ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں گے تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے (دجال کو) ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔ (صحیح مسلم-7278)

کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس سے قتل ہوں گے

(۷۵) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی ہوا (Breath) پائے گا تو ہلاک ہو جائے گا اور ان کی سانس حد نگاہ تک پہنچے گی۔ وہ دجال کو تلاش کر کے قتل کریں گے۔ (صحیح مسلم-7373)

دجال اور یہودی قتل کردیے جائیں گے

(۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر دجال یوں پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے دھوپ میں چربی پگھلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دشمنوں (یہودیوں) پر مسلط کر دے گا اور وہ ان لوگوں کو قتل کریں گے۔ حتیٰ کہ درخت اور پتھر آواز دے دے کر کہیں گے: اے عبداللہ، اے عبدالرحمٰن، اے مسلمان، یہ دیکھو یہاں پر یہودی چھپا ہوا ہے۔ اس کو قتل کر دو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کا صفایا کر دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا۔ مسلمان صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر (Pig) کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم ہو جائے گا (یہ غیر مسلموں سے لیا جاتا ہے)۔ (مستدرک حاکم-8507)

فرشتے دجال کو قتل گاہ کی طرف موڑ دیں گے

(۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینے (میں داخلے) کے ارادے سے مشرق کی طرف سے آئے گا حتیٰ کہ وہ اُحد پہاڑ کے پیچھے قیام کرے گا۔ پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔ (متفق علیہ-5480)

لوگ دجال کے قتل کا مشاہدہ کریں گے

(۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو پائیں گے اور دجال کے قتل کا مشاہدہ (Observation) بھی کریں گے۔ (مستدرک حاکم-8634)

دجال باب لُد کے پاس قتل ہوگا

(۴۶) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مسیح دجال کو باب لُد کے پاس قتل کریں گے۔ (جامع ترمذی-2244)

اسلام کے عالمی غلبے میں سرزمینِ شام و فلسطین کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ عالمِ کفر نے انہی پیش گوئیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک شام کو خون میں نہلا دیا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی (Decade) سے یہاں کے مسلمانوں پر ظلم وستم کی داستانیں رقم کی جارہی ہیں۔ شدید بمباری

اور کیمیائی ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کر کے سوا کروڑ شامیوں کو ملک سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔تیس لاکھ سے زائد لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔اس کام میں عالمِ کفر کے ساتھ بعض نام نہاد مسلمان ممالک کا کردار بھی انتہائی شرمناک ہے۔اسی طرح سرزمینِ فلسطین بھی اسرائیل کے غاصبانہ قبضے اور بدترین ظلم وستم کا نشانہ ہے۔اگرچہ اس وقت کفر کا غلبہ ہے اور عالمِ اسلام کا زوال انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔باطل دندناتا پھر رہا ہے اور اس کی شکست کے بظاہر کوئی احوال نظر نہیں آتے۔تاہم دینِ اسلام کا غلبہ اللہ تعالیٰ کا دوٹوک اور واضح فیصلہ ہے۔ اس حوالے سے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں واضح پیش گوئیاں (Prediction) موجود ہیں۔یہود و نصاریٰ اور ان کے سرپرستوں کی تمام سازشیں اور کوششیں آخر کار ناکام ہوں گی۔ مسلمانوں کا زوال ختم ہوگا اور عروج کے دن آئیں گے۔خوف اور بے سکونی کی کیفیت ختم ہوگی اور امن وامان کا دور دورہ ہوگا۔ظلم کا نظام زمین بوس ہوگا اور عدل وانصاف کا نظام قائم ہوگا۔مسلمانوں کا خون رنگ لائے گا، باطل پسپائی اختیار کرے گا اور حق کا بول بالا (Success) ہوگا۔اُمت مسلمہ بیدار ہوگی اور ایک مرتبہ پھر دنیا کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گی۔ نبی اکرم ﷺ کا مشن مکمل ہوکر رہے گا اور اسلام تمام اَدیان پر غالب آئے گا۔ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا نظام پورے کرۂ ارضی پر قائم ہوگا۔ان شاء اللہ تعالیٰ

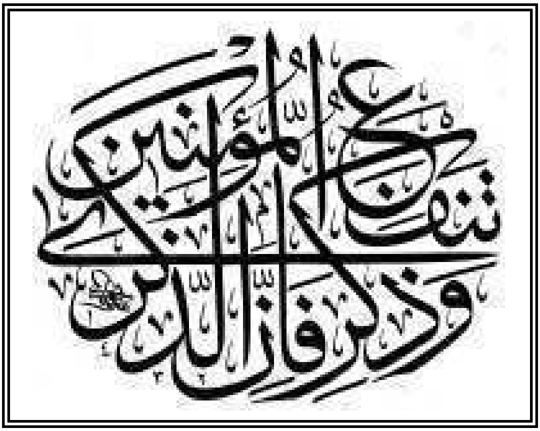

سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت
فصل دوم: حیاتیاتی قوانین۔تعارفی جائزہ و تشکیک

انجینئر فیضان حسن
(پی ایچ ڈی سکالر، فیصل آباد)

(ج) نطفہ انسانی، کروموسومز، ڈی این اے

(1) نطفہ انسانی (Sperms)

عربی لفظ 'نطفة' کا ترجمہ 'مَنِیٰ' سے کیا گیا ہے۔ یہ لفظ ایک ایسے مصدر سے مشتق ہے جس کا مفہوم ہے 'ٹپکنا' یا 'قطرہ قطرہ ہو کر گرنا'۔ یہ لفظ اس چیز کو بتانے کے لئے مستعمل ہے جو ایک ایسی بالٹی میں تہہ نشین ہوتی ہے جس کو خالی کر لیا گیا ہو۔ لہٰذا یہ لفظ رقیق مادہ کی نہایت قلیل مقدار کو ظاہر کرتا ہے۔

(2) نطفہ انسانی کی وضاحت از روئے قرآن حکیم:

قرآنِ حکیم بار آوری (Fertilization) کرنے والے رقیق مادے 'منی' کو جس انداز میں پیش کرتا ہے اس کا جائزہ درج ذیل ہے:

1۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى (القیامہ:۳۷)

''کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟''

مَنِيٍّ يُّمْنٰى سے مراد رحم مادر میں منی کا ٹپکانا ہے۔ انسان دراصل نطفہ کی شکل میں بے جان و بے بنیاد تھا، پانی کا ذلیل قطرہ تھا جو پیٹھ سے رحم میں آیا، پھر خون کی پھٹکی بنی، پھر گوشت کا لوتھڑا ہوا، پھر خدائے تعالیٰ نے شکل و صورت دے کر روح پھونکی اور سالم اعضاء والا انسان بنا کر مرد یا عورت

کی صورت میں پیدا کیا۔ کیا وہ خدا جس نے نطفہ ضعیف کو ایسا صحیح القامت قوی انسان بنادیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اسے فنا کر کے پھر دوبارہ پیدا کرے؟

2۔ مَّآءٍ دَافِقٍ: اُچھلنے والا پانی

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ (الطارق)

''وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کے بیچ میں سے نکلتا ہے''۔

صلب کہتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کو اور ترائب، تریبۃ کی جمع ہے، ھی موضع القلادہ من الصدر، گلے کا ہار سینہ پر جس جگہ لٹکتا ہے اس کو ترائب کہتے ہیں۔ بعض مفسرین نے اس کا یہ معنی کیا ہے کہ مادہ مَنْوِیہ مرد کی پشت اور عورت کے سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔ اس آیت پر بعض ملحدین نے اعتراض کیا ہے کہ مادہ منویہ کے خروج کا کیا مطلب ہے؟ خروج کا مطلب اگر جسم سے باہر ہونا ہو تو بداہتہً غلط ہے۔ کیونکہ منی کا خروج یہاں سے نہیں ہوتا۔ اگر خروج کا معنی اس کا مقر ہے جہاں وہ جمع ہوتی ہے تو یہ بھی درست نہیں، کیونکہ اس کا ذخیرہ خُصیتَین ہیں نہ کہ پشت وسینہ۔ اگر خروج کا مقصد یہ ہے کہ اس کے اجزائے ترکیبی یہاں تیار ہوتے ہیں تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس کے بنانے میں سب سے زیادہ حصہ دماغ کا ہے نہ کہ صلب وترائب کا۔ جن لوگوں نے ان امور کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے ان کے نزدیک معترض کا یہ اعتراض اس کی جہالت اور اس کے الحاد کی دلیل ہے قرآنِ کریم نے بَیْنَ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ کے مختصر اور جامع الفاظ سے حقیقت کی جس طرح ترجمانی کی ہے اس سے بہتر ناممکن ہے۔ جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں جو تنہا اس مادہ تولید کو بناتا ہو بلکہ تمام اعضائے رئیسہ کے اشتراک سے یہ مادہ تیار ہوتا ہے۔ دماغ، دل اور جگر کا حصہ اس میں نمایاں اور سب سے زیادہ ہے۔ دل اور جگر کا مقام تو بلاشبہ ''بین الصلب والترائب'' ہے۔ باقی رہا دماغ تو ریڑھ کی ہڈی میں نخاع (وہ سفید رنگ کی تار جو دماغ سے گردن سے گزرتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی کے سارے موہروں سے ہوتی ہوئی کمر تک پہنچتی ہے) اس مادہ کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔ یہاں اس کے اصلی عناصر تیار ہو کر کیسۂ منی میں پہنچتے ہیں اور وہاں سے نکل کر کئی نالیوں کو طے کرتے ہوئے باہر نکلتے ہیں۔ مادہ منویہ اگرچہ خصیتین پیدا کرتے ہیں اور کیسۂ منویہ میں جمع ہو جاتا ہے مگر اس کے اخراج کا مرکز تحریک صلب اور ترائب کے درمیان واقع

ہے اور دماغ سے اعصابی رو جب اس مرکز کو پہنچتی ہے تب اس مرکز کی تحریک سے کیسہ منویہ سکڑتا ہے اور اس سے ''مَّـــآءٍ دَافِـقٍ '' پچکاری کی طرح نکلتا ہے۔قرآنِ کریم کا بیان علم طب کی جدید تحقیقات کے عین مطابق ہے۔

3۔ مَآء مھین: حقیر پانی

قرآن کریم نے بعض مقامات پر 'منی' کے لئے لفظ ''مآء مھین ''استعمال کیا ہے:

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (السجدہ:08)

''پھر اس کی نسل خلاصے سے (یعنی) حقیر پانی سے پیدا کی''

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (المرسلات) ''کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا؟''

سورۃ السجدہ کی آیت میں عربی کا لفظ سُلٰلَة کا ترجمہ 'ست' سے کیا گیا ہے۔ یہ کسی ایسی چیز کو ظاہر کرتا ہے جو کشید کی گئی ہو جو کسی دوسری شے میں سے نکلی ہو اور جو چیز کا بہترین جزو ہو۔ اس کا خواہ کسی طرح سے ترجمہ کیا جائے یہ کل شے کے ایک جزو پر دلالت کرتا ہے۔

انسانِ اوّل کو براہ راست گارے سے پیدا کیا گیا اس کے بعد اس کی افزائش نسل کا ایسا انتظام کر دیا گیا کہ طبعی عوامل کے باعث خود بخود اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ نئی نسل کی پیدائش، پرورش اور تربیت کے لیے جتنے روح فرسا خطرات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے عیش و آرام اپنی صحت، دولت اور وقت کی جو گراں قدر قربانیاں دینی پڑتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔لیکن اس ذات باری تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ان تمام چیزوں کو ایک ایسی زبردست لذت سے وابستہ کر دیا کہ انسان اس کے حصول کی خاطر یہ ساری قربانیاں خوشی سے دینے کے لیے تیار بلکہ بے قرار ہو جاتا ہے۔ کسی چیز کے نچوڑ اور خلاصہ کو 'سـلالة' کہتے ہیں کیونکہ منی بھی سارے جسم کا نچوڑ اور خلاصہ ہوا کرتی ہے اس لئے اس کو ''سلالہ'' کہا گیا ہے۔''مِـنْ مَـآءٍ مھین'' میں 'مِـنْ' بیانیہ ہے یعنی وہ خلاصہ جو حقیر پانی ہے اور اگر 'مِـنْ' بعضیہ ہو تو سلالہ سے مراد وہ جرثومہ ہے جو اِستقرارِ حمل کا باعث بنتا ہے۔

''مآء مھین'' یعنی منی کے قطرے سے، مطلب یہ کہ ایک انسانی جوڑا بنانے کے بعد، اس کی نسل کے لئے ہم نے یہ طریقہ مقرر کر دیا کہ مرد اور عورت آپس میں نکاح کریں، اِن کے

جنسی ملاپ سے جو قطرۂ آب، عورت کے رحم میں جائے گا اِس سے ہم ایک انسانی پیکر تراش کر باہر بھیجتے رہیں گے۔''

مولانا مودودی اس آیت مبارکہ کو یوں واضح فرماتے ہیں: ''یعنی پہلے اس (اللہ) نے براہِ راست اپنے تخلیقی عمل (Direct creation) سے انسان کو پیدا کیا اور اس کے بعد خود اسی انسان کے اندر تناسل کی یہ طاقت رکھ دی کہ اس کے نطفہ سے ویسے ہی انسان پیدا ہوتے چلے جائیں۔ ایک کمال یہ تھا کہ زمین کے مواد کو جمع کر کے ایک تخلیقی حکم سے اس میں وہ زندگی اور وہ شعور و تعقل پیدا کر دیا جس سے انسان جیسی ایک حیرت انگیز مخلوق وجود میں آ گئی اور دوسرا کمال یہ ہے کہ آئندہ مزید انسانوں کی پیدائش کے لئے ایک ایسی عجیب مشینری خود انسانی ساخت کے اندر رکھ دی جس کی ترکیب اور کارگزاری کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔''

4۔ نطفة امشاج: مخلوط نطفہ

قرآن کریم نے بار آوری کرنے والے رقیق مادے کو مختلف مقامات پر صرف لفظ ''نطفہ'' اور ایک مقام سورۃ الدھر میں ''نطفہ امشاج'' مخلوط نطفہ کے لفظ سے واضح کیا ہے۔ اس رقیق مادے کے لیے قرآن مجید میں جن مقامات پر مطلقاً لفظ نطفہ استعمال کیا گیا وہ آیات درج ذیل ہیں: ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ O (المومنون:13)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ O (النحل:04)

''اسی نے انسان کو نطفے سے بنایا مگر وہ اس (خالق) کے بارے میں علانیہ جھگڑنے لگا۔''

سورۃ الانسان میں لفظ نطفہ امشاج کا ذکر کیا گیا ہے:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا O

''ہم نے انسان کو نطفہ مخلوط سے پیدا کیا تا کہ اسے آزمائیں تو ہم نے اس کو سنتا دیکھتا بنایا''

آیت بالا کی وضاحت مفتی محمد شفیع نے یوں فرمائی ہے: ''امشاج، مشج یا مشیج کی جمع ہے جس کے معنی مخلوط کے آتے ہیں اور یہاں ظاہر یہ ہے کہ مرد و زن کا مخلوط نطفہ مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک 'امشاج' سے مراد اخلاط اربعہ یعنی خون، بلغم، سودا، صفرا ہیں جن سے نطفہ مرکب ہوتا ہے۔''

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی تیسیر القرآن میں اس آیت مبارکہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں: ''یعنی باپ کا نطفہ الگ تھا، ماں کا الگ۔ان دونوں نطفوں کے ملاپ سے ماں کے رحم میں حمل قرار پایا پھر ہم نے اس مخلوط نطفے کو ایک ہی حالت میں پڑا نہیں رہنے دیا ورنہ وہ وہیں گل سڑ جاتا بلکہ ہم اس کو الٹتے پلٹتے رہے اور رحم مادر میں اس نطفہ کو کئی اطوار سے گزار کر ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا۔''

بہت سے مفسرین جیسے پروفیسر حمید اللہ ان رقیق مادوں کو مرد و عورت کے عوامل خیال کرتے ہیں۔ یہی نظریہ دوسرے مفسرین نے بھی اپنایا تھا جن کو بار آوری کی عضویات حیوانی خصوصیت سے عورت کے معاملہ میں اس کی حیاتیاتی کیفیات کا کچھ بھی تصور تھا ان کا خیال تھا کہ اس لفظ سے دو عناصر کی صرف یکجائی مراد ہے،لیکن جدید مصنّفین اور مفسرین جن کو قاہرہ کی اسلامی امور کی سپریم کونسل نے مرتب کیا ہے، وہ اس نظریے کی تصحیح کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نطفہ کی تھوڑی سی مقدار بہت سے اجزائے ترکیبی سے بنی ہے۔

(3) نطفہ کے اجزائے ترکیبی:

جدید طبی اور سائنسی تحقیقات بھی اس بات کی توثیق کرتی ہے کہ نطفہ بہت سے اجزائے ترکیبی کا مرکب ہوتا ہے۔ مادہ منویہ مختلف قسم کی رطوبات سے جو مندرجہ ذیل غدودوں سے حاصل ہوتی ہیں، مل کر بنتا ہے۔

1۔ خصیے: مرد کے تناسلی غدہ کی رطوبت میں حیوانات منویہ شامل ہوتے ہیں جو لمبوترے خلیات ہوتے ہیں جن میں پلک کی شکل کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ وہ ایک کیلوسی رقیق مادے کے اندر ڈوبے رہتے ہیں۔

2۔ حوضلہ منویہ (منی کی تھیلیاں): یہ اعضاء حیوانات منویہ کے مخزن ہوتے ہیں اور غدہ مثانہ کے قریب واقع ہوتے ہیں ان سے اپنی رطوبت بھی رستی ہے لیکن اس میں بار آوری کے عوامل نہیں ہوتے۔

3۔ غدہ مثانہ: اس میں سے ایک رطوبت رہتی ہے جس سے نطفہ میں ایک چکنی ساخت پیدا ہوتی ہے۔

4۔ دائرہ بول سے ملحق غدود: غدود ودی سے ایک لیس دار رقیق مادہ رستا ہے اور غدود لٹر سے لیس دار لعاب نکلتا ہے۔

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ ثابت ہوا کہ یہ مخلوط مادوں کے مراکز ہیں جن کا حوالہ ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(4) کروموسومز :(Chromosomes)

جنین کے جنسی تعین میں کروموسومز انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کروموسومز کیسے اپنا کام کرتے ہیں اس سے پہلے مراحل کی کچھ انتہائی اہم معلومات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں: 1۔سومیٹک اور جرم سیل میں فرق 2۔میل اور فی میل جرم سیل کا ملاپ
3۔جرم سیلز کا میچور ہونا 4۔جنین میں سیکس کے تعین میں کروموسومز کا کردار

1۔ سومیٹک اور جرم سیل میں فرق:

سومیٹک سیلز ہمارے جسم کے عام خلیات ہیں جبکہ جرم سیلز سے مراد مردوں میں سپرم (sperm) اور عورتوں میں اووم (Ovum) ہے۔سومیٹک اور جرم سیل میں درج ذیل فرق ہے:

ا) علم الخلیات یا ہسٹالوجی کے لحاظ سے تو دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن سائز میں جرم سیل بڑا ہوتا ہے۔

۲) سومیٹک سیلز میں تقسیم خلیہ کے دوران کروموسومز کی تعداد میں کوئی فرق نہیں آتا جب کہ جرم سیلز میں نشوونما کے مراحل میں ہیٹروٹیپکل ڈویژن (Heterotypical Division) کے دوران کروموسومز کی تعداد آدھی رہ جاتی ہے۔

۳) جرم سیلز کسی بھی نوع (Species) کی نسل قائم رکھتے ہیں۔

۴) کروموسومز کے ذریعے ہی موروثی خصوصیات نئی نسل میں منتقل ہوتی ہیں۔

۵) سومیٹک سیلز ہمارے جسم کی مختلف بافتیں اور اعضاء بناتے ہیں اور جرم سیلز کی حفاظت کرتے ہیں جو مردوں میں خصیتین (Testes) اور عورتوں میں اووریز میں پیدا ہوتے ہیں۔

٦) سومیٹک سیلز ماں باپ سے نئی نسل کو منتقل نہیں ہوتے، جبکہ جرم سیلز کے ذریعے جرمینل میٹریل ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتا ہے۔

یہ جرم سیلز ہی ہوتے ہیں جو اپنے خاص کروموسومز (جنہیں سیکس کروموسومز کہتے ہیں) کی وجہ سے جنین یا فیٹس میں سیکس کی نوعیت کا تعین کرتے ہیں۔

2۔ میل اور فی میل جرم سیل کا ملاپ:

میچور سپرم کے میچور اووم کے ساتھ مل کر زائیگوٹ (Zygote) بنانے کے عمل کو بارآوری(Fertilization) کہتے ہیں۔اسی زائیگوٹ سے ایک نئے انسان کے وجود میں آنے کی ابتدا ہوتی ہے۔فرٹیلائزیشن کا عمل عام طور پر فیلوپین ٹیوب کے اندر ہی ہوتا ہے۔کیونکہ سپرم اپنی دُم کی وجہ سے حرکت کرتا ہوا وجائینہ اور یوٹرس کو کراس کر کے فیلوپین ٹیوبز میں پہنچ جاتا ہے۔ وہ یہ سفر عام طور پر چند گھنٹوں میں ہی طے کر لیتا ہے۔عام طور پر سپرم سات دن رحم اور فیلوپین ٹیوبز کے اندر زندہ رہ سکتا ہے لیکن اس کی اووم کے ساتھ مل کر زائیگوٹ بنانے کی صلاحیت 48 گھنٹے کے بعد برقرار نہیں رہتی۔سپرم اس فیلوپین ٹیوب میں جہاں اووم موجود ہو، کے قریب پہنچ کر اووم کے گرد موجود خلیوں کے گروہ کرونا ریڈی ایٹا(Corona Radiata) میں سے گزر کر اووم کے یوک میں داخل ہو جاتا ہے وہ سوراخ بعدازاں بند ہو جاتا ہے۔اور اس مقام پر ایک ابھار سا دکھائی دیتا ہے جسے انٹرنس کون (Entrance cone) کہتے ہیں۔اب سپرم کی ٹیل ختم ہو جاتی ہے جب کہ سپرم کا سر اور اس کی باڈی جسے دوسنٹروسومز اور (Membrane) کہتے ہیں۔ اب مزید کسی اور سپرم کو اووم کے اندر جانے سے روکتی ہے۔اب سپرم اور اووم کے بالترتیب میل اور فی میل پرونیوکلیائی ایک دوسرے کی طرف بڑھتے ہیں اور اووم کے سینٹر میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر آپس میں ضم ہو جاتے ہیں اور ایک نیوکلیئس بنا دیتے ہیں۔ جسے فرسٹ سیگمنٹیشن نیوکلیس (First Segmentation Nucleus) کہتے ہیں۔ جو بعدازاں جنین میں تمام تخلیقی اور ارتقائی مراحل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔سپرم اور اووم کے نیوکلیئس کے اندر کروموسومز کی تعداد تو سپرم اور اووم کے میچور ہونے کے دوران آدھی رہ گئی تھی۔اب جب کہ سپرم اور اووم کے نیوکلیئس ضم ہو کر ایک نیوکلیئس بناتے ہیں تو اس نیوکلیئس میں کروموسومز کی تعداد 23+23 ہو کر 46 ہو جاتی ہے جو کہ ایک سومیٹک خلیہ میں بھی ہوتی ہے۔اس کی ساتھ ہی فرٹیلائزیشن کا عمل مکمل ہو جاتا ہے اور نئے خلیہ کو زائیگوٹ کہتے ہیں۔جس کے اندر ماں اور باپ دونوں کی خصوصیات منتقل ہو چکی ہوتی ہیں۔یہ خصوصیات اس طرح ماں باپ کے ذریعے اپنی اولاد میں ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔

3۔ جرم سیلز کا میچور ہونا:

ناپختہ جرم سیلز نر اور مادہ دونوں جینیٹل گلینڈز میں پیدا ہوتے ہیں اور نشوونما پاتے ہیں۔ مادہ تولیدی خلیے کو نشوونما کے ابتدائی حصے میں اوگونیا(Oogonia) اور مردوں میں ناپختہ جرم خلیے کو سپرمیٹوگونیا (Spermato Gonia) کہتے ہیں۔ یہ خلیے ابتدائی مرحلے میں ناپختہ، ناقابل پہچان اور فرٹیلائزیشن کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔لڑکے اورلڑکیوں میں یہ خلیے بلوغت کے وقت میچور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اس دوران میں ایک پیچیدہ قسم کا تقسیم خلیہ کا عمل بھی ہو رہا ہوتا ہے تقسیم خلیہ کا یہ عمل جو جرم کی ایک اہم خصوصیت ہے دو مرحلوں میں مکمل ہوتا ہے پہلے مرحلے کو ہیٹروٹائپ مائی ٹوسس اور دوسرے کو ہوموٹپیکل ڈویژن (Homotypical Division) کہتے ہیں۔ میچور سپرم کے بننے کے عمل کو سپرمیٹوجینیسس (Spermatogenesis) کہتے ہیں۔لڑکیوں میں بلوغت کے وقت ان کی اووریز میں ناپختہ اووم جنہیں اوگونیا کہتے ہیں ہیٹرو ٹائپ ڈویژن کے باعث دو خلیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد ہوموٹائپ ڈویژن کے باعث وہ دو خلیے مزید تقسیم ہو کر چار بن جاتے ہیں۔ پہلے درجے ہیٹروٹپیکل ڈویژن میں پرائمری اوسائٹ دو دختر خلیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے جو سائز میں برابر نہیں ہوتے،ایک خلیہ بڑا ہوتا ہے اور دوسرا چھوٹا تاہم دونوں میں اصل خلیے کے برعکس کروموسومز کی تعداد آدھی ہوتی ہے یعنی 23،23 کروموسومز مادہ حیات کی مقدار چھوٹے خلیے میں بڑے خلیے کی نسبت بہت کم ہوتی ہے۔ بڑے خلیے کو سیکنڈری اوسائٹ کہتے ہیں جب کہ دوسرے سیکنڈری اوسائٹ کو جو سائز میں چھوٹا ہوتا ہے فرسٹ پولر باڈی کہتے ہیں۔

اب سیکنڈری اوسائٹ خاص قسم کے تقسیم خلیے جسے ہوموپنی کل مائی ٹوٹک ڈویژن کہتے ہیں، کے باعث دو خلیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ان دو خلیوں کا سائز بھی ایک جیسا نہیں ہوتا۔ایک خلیہ بڑا ہوتا ہے جس میں مادہ حیات زیادہ ہوتا ہے اور دوسرا خلیہ چھوٹا ہوتا ہے جس میں مادہ حیات کم ہوتا ہے لیکن ہر دو خلیوں میں کروموسومز کی تعداد اتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ تقسیم ہونے والے خلیے سیکنڈری اوسائٹ میں یعنی 23،23 چھوٹے خلیے کو سیکنڈ پولر باڈی کہتے ہیں۔ پرائمری اوسائٹ سے جو فرسٹ پولر باڈی بنی تھی وہ بعض اوقات مزید دو خلیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور یہ بھی سائز

میں چھوٹے خلیے ہی ہوتے ہیں اوران میں بھی کروموسومز کی تعداد اتنی ہوتی ہے جتنی فرسٹ پولر باڈی میں تھی یعنی 23،23 کروموسومز سکینڈری اوسائٹ کی تقسیم سے جو بڑا خلیہ بنا ہے وہ آخرکار میچور اووم بن جاتا ہے جبکہ خلیہ پولر باڈیز سائز میں چھوٹے ہونے کے باعث فرٹیلائزیشن کے مقصد کو پورا نہیں کرسکتے اور ضائع ہوجاتے ہیں۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ پرائمری اوسائٹ جو اصل میں فی میل جرم سیل ہے اور ابتدا میں ناپختہ یعنی "Immature" ہے، کے تین خلیے بنتے ہیں ایک سائز میں بڑا اور دوسائز میں چھوٹے۔بعض اوقات چار خلیے یعنی ایک سائز میں بڑا اور تین سائز میں چھوٹے۔ بڑے خلیے میچور اووم کہلاتے ہیں اور یہ فرٹیلائزیشن کے قابل ہوتا ہے۔ جبکہ سائز میں چھوٹے چھوٹے خلیات جن کو پولر باڈیز کہتے ہیں نشوونما کے قابل نہیں ہوتے اور یہ خلیے ضائع ہوجاتے ہیں۔

اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ میچور ہونے سے قبل اووم تین سٹیجز سے گزرتا ہے جو یکے بعد دیگرے عمل میں آتی ہیں۔پہلی سٹیج بالکل ابتدائی مرحلہ اواوگونیم کی ہے۔ دوسری سٹیج میں یہ ''پرائمری اواوسائٹ'' بن جاتا ہے اور تیسری سٹیج میں ''سکینڈری اواوسائٹ'' جو بعدازاں تقسیم ہوکر میچور اووم بنتا ہے یعنی ایک اِم میچور فی میل جرم سیل ''اواوگونیم'' سے آخرکار ایک ہی میچور اووم پیدا ہوتا ہے اور اگر یہ اووم میل جرم سیل یعنی سپرم کے ساتھ مل جائے تو اسے فرٹیلائز اووم یا زائیگوٹ کہتے ہیں جس سے ایک نیا انسان رحم مادر میں وجود میں آتا ہے۔اور اگر یہ اووم سپرم کے ساتھ نہ مل سکے تو تولیدی راستوں کی راہ میں خارج ہوکر ضائع ہوجاتا ہے۔

اووم کی طرح سپرم بھی نشوونما کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے اور یہ عمل مردوں کے خصیتین میں ہوتا ہے۔جنین میں اووم اور سپرم کی پیدائش ایک ہی جرمنل اپی تھیلیم سے ہوتی ہے۔ ابتدائی جرم خلیے تقسیم کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد بالآخر ''سپرمیٹوگونیا'' بناتے ہیں جیسا کہ لڑکیوں میں اواوگونیا بنتے ہیں یہی سپرمیٹوگونیا لڑکوں میں بلوغت کی عمر میں پہنچنے پر ''پرائمری سپرمیٹوسائٹ'' بناتے ہیں۔اب یہ جرم سیل ایک پیچیدہ تقسیم کار کے نتیجہ میں جس میں پہلی سٹیج ''ہیٹروٹپیکل'' اور دوسری سٹیج ''ہوموٹپیکل سیل ڈویژن'' کی ہوتی ہے، بلوغت حاصل کرتے ہیں۔پہلی سٹیج یعنی ''ہیٹروٹپی کل ڈویژن'' میں پرائمری سپرمیٹوسائٹ دفو ایک جیسے سائز

کے خلیات میں تقسیم ہوتا ہے جن کو ''سیکنڈری سپر میٹو سائیٹس'' کہتے ہیں۔ ہر سیکنڈری سپر میٹو سائٹ میں اپنے سے پہلے والے خلیے یعنی مدر سیل سے کروموسومز کی تعداد آدھی ہوتی ہے۔ یہاں مدر سیل سے مراد ''پرائمری سپر میٹوسائٹ'' ہے جس میں 46 کروموسومز تھے۔ جبکہ ہر سیکنڈری سپر میٹوسائٹ میں 46 کے آدھے یعنی 23،23 کروموسومز ہوتے ہیں۔ اب ہوموٹپی کل ڈویژن کے تحت ہر سیکنڈری سپر میٹوسائٹ مزید دو خلیوں میں تقسیم ہوگا جن کا سائز ایک جیسا ہوگا اور انھیں سپر میٹیڈز کہیں گے۔ ہر سپر میٹیڈز میں اتنے ہی کروموسومز ہوں گے جتنے کہ مدر سیل میں تھے۔ یہاں مدر سیل سے مراد ''سیکنڈری سپر میٹوسائٹ'' ہے جس میں 23 کروموسومز تھے اور ہر ایک سپر میٹیڈز مزید نشوونما حاصل کر کے ''سپر میٹوزون'' بن جاتے ہیں۔ گویا مکمل نشوونما اور میچورٹی حاصل کرنے سے قبل سپرم چار مراحل سے گزرتا ہے۔ پہلا مرحلہ ''سپر میٹوگونیم'' دوسرا مرحلہ ''پرائمری سپر میٹو سائٹ'' تیسرا مرحلہ ''سیکنڈری سپر میٹوسائٹ'' چوتھا مرحلہ ''سپر ماٹڈ'' بننے کا ہے۔ ایک سپر میٹوگونیم سے جو کہ مدر سیل ہے چار سپر ماٹڈ ایک جیسے سائز کے بنتے ہیں جو بعد ازاں سپر میٹوزوا یا ''سپرم'' بن جاتے ہیں اور ہر ایک سپرم بن جاتے ہیں اور ہر ایک سپرم اپنے مقابل کے فی میل جرم سیل یعنی اووم کے ساتھ مل کر اسے بار آور کرنے یعنی زائیگوٹ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

4۔ جنین میں سیکس کے تعین میں کروموسومز کا کردار:

انسانوں کے خلیات میں کروموسومز کے 23 جوڑے ہوتے ہیں، ان میں سے ایک جوڑا اسپیشل ہوتا ہے جسے سیکس پیئر (sex pair) کہتے ہیں۔ عورتوں میں یہ x-xpair اور مردوں میں یہ x اور y ہوتا ہے۔ یہ x اور y کروموسومز سیلز کی ایک مخصوص خاصیت ہے جو بعد ازاں جنین یا فیٹس میں سیکس کی نوعیت کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سومیٹک سیل کی تقسیم میں نوزائیدہ خلیوں میں کروموسومز کی اتنی تعداد ہوتی ہے جتنی کہ پیئرنٹ سیل میں تھی کیونکہ 23 جوڑے دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں اور پھر آدھے جوڑے ایک خلیے میں اور آدھے جوڑے دوسرے خلیے میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس جرم سیل میں ''ہیٹروٹپی کل ڈویژن'' میں ہر ایک 23 جوڑے دو گروپ بنا دیتے ہیں جن میں آدھے آدھے کروموسومز ہوتے ہیں یعنی پہلے والے سیل کے برعکس نوزائیدہ خلیوں میں کروموسومز کی تعداد 23 ہوگی۔ مردوں میں اس طرح

''پرائمری سپرمیٹوسائٹ'' سے جو دو خلیے بنیں گے ان میں سے ایک کے اندر تو 23 کروموسومز "22+X" ہوں گے اور دوسرے میں "22+Y" ہوں گے۔لڑکیوں میں اس کے برعکس ایک گروپ میں 23 کروموسومز "22+X" ہوں گے یعنی سکینڈری اواوسائٹ میں جب کہ دوسرے خلیے میں بھی اسی طرح 23 کروموسومز 22+X ہوں گے لیکن چونکہ یہ فرسٹ پولر باڈی ہوگی اس کی اہمیت نہیں ہے۔ چونکہ ہر ایک سکینڈری سپرمیٹوسائٹ سے دو سپرمیٹیڈز بنتے ہیں۔اس لئے دو سپرمیٹوسائٹ میں کروموسومز کی تعداد ہے "22+Y" اور دوسرے سپرمیٹوسائٹ میں کروموسومز کی ترتیب "22+X" ہے۔

اس طرح مردوں میں ''دو سپرمیٹیڈ'' جو ایک سکینڈری سپرمیٹوسائٹ سے پیدا ہوتے ہیں وہ تو اپنے اندر کروموسومز کی ترتیب "22+Y" رکھتے ہوں گے جب کہ دو دوسرے سپرمیٹیڈز جو دوسرے سکینڈری سپرسائٹ سے پیدا ہوتے ہیں وہ اپنے اندر کروموسومز کی ترتیب "22+Y" رکھتے ہوں گے۔اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ہر میچور اووم میں اور ہر میچور سپرم میں پرائمری اواوسائٹ اور پرائمری سپرمیٹوسائٹ کی نسبت کروموسومز کی تعداد آدھی رہ جاتی ہے۔اس لئے جب ایک میچور اووم جو اپنے اندر 23 کروموسومز رکھتا ہے۔ جب ایک میچور سپرم کے ساتھ جو اپنے اندر 23 کروموسومز رکھتا ہے، مل کر زائیگوٹ بناتا ہے تو کروموسومز کی کل تعداد 46 ہوجاتی ہے جو انسانوں کی نسل کا خاص وصف ہے۔اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ زائیگوٹ میں ماں اور باپ دونوں کی طرف سے آدھے آدھے کروموسومز شامل ہوتے ہیں۔میل اور فی میل جرم سیلز کی نشو ونما کے مرحلے کے دوران میں کروموسومز کی تعداد کا آدھا رہ جانا ایک بہت اہم چیز ہے۔کروموسومز کے دیگر خاص ذرات جینیز ہوتے ہیں۔ جو موروثی خصوصیات نئی نسل میں منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کروموسومز جنین یا فیٹس میں سیکس کی نوعیت متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جب ایک اووم جو اپنے اندر "22+X" کروموسومز رکھتا ہے۔ایک ایسے سپرم جو اپنے اندر '22+X' کروموسومز رکھتا ہے، سے مل کر زائیگوٹ بناتا ہے۔تو فیٹس کی سیکس فی میل ہوگی یعنی بعد ازاں لڑکی پیدا ہوگی جبکہ لڑکا اس صورت میں پیدا ہوتا ہے جب اووم جو "22+X" کروموسومز

رکھتا ہے ایک سپرم سے مل کر زائیگوٹ بناتا ہے جس میں 23 کروموسومز کی ترتیب "22+Y" کی صورت میں ہوتی ہے۔

یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اووم میں تو ہر صورت میں کروموسومز کی ترتیب ایک جیسی ہوتی ہے۔ یعنی "22+X" جب کہ سپرم میں کروموسومز کی ترتیب یا تو "22+X" ہوتی اور یا "22+Y" گویا نومولود یعنی فیٹس میں سیکس کے تعین میں بنیادی کردار مرد کے سپرم کے کروموسومز کی ترتیب پر ہی ہوتا ہے۔

5۔ ڈی این اے (DNA):

ڈی این اے (DNA) انگریزی کے لفظ DEOXYRIBONUCLEIC ACID (ڈی آکسی ربونیوکلیک ایسڈ) کا مخفف ہے۔ یہ اصطلاح علم حیاتیات یا علم حیوانیات میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔ یہ نامیاتی مرکب درحقیقت جاندار عجوبہ کے بلڈنگ بلاکس ہیں۔ جاندار اشیاء کے جسم خلیوں پر مشتمل ہوتے ہیں جو محض ایک خلیہ بھی ہوسکتا ہے اور اربوں وکھربوں خلیوں پر بھی مشتمل ہو سکتے ہیں۔ ہر خلیے کا عمل مخصوص ہوتا ہے مگر ہر خلیے کی بنیادی ساخت اور خواص ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ ایک خوردبینی مادہ ہے جسے سائٹوپلازم بھی کہتے ہیں جو درحقیقت خلیے کا جسم ہوتا ہے جس کے اندر ایک اور مادہ ہوتا ہے جسے مرکزہ کہتے ہیں۔ اس مرکزے میں لمبے اور پتلے دھاگے جیسے مادے ہوتے ہیں جن کو کروموسومز کہتے ہیں۔ یہ طویل سالمی زنجیروں پر مشتمل ہوتے ہیں جنہیں نیوکلیک ایسڈ کہا جاتا ہے، جو خود مختلف اقسام کے انفرادی سالموں کے مختلف امتزاجات سے بنے ہوتے ہیں۔ یہ سالمی یونٹ کو نیوکلیوٹائڈز کہتے ہیں اور ان میں سے جو اہم اور قابل ذکر نیوکلیک ایسڈ ہے یہ ایک بڑا اور نہایت پیچیدہ سالمہ ہے جو دودھ دینے والے جانوروں میں اربوں انفرادی جوہروں پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ یہ سالمہ ایک پیٹرن کا تعین کرتا ہے کہ کس خلیے نے کس قسم کی پروٹین تیار کرنی ہے۔ لیکن اس میں ایک جینی کوڈ ہوتا ہے جو خلیے کی تقسیم کے ذریعے جاندار اشیاء کی ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا رہتا ہے۔ ڈی این اے خلیے کا ایک کنٹرول روم کہہ لیجئے جو اس کی یادداشت اور معلومات کو سٹور کرتا ہے۔ نیوکلیک ایسڈ کی مقدار جاندار اشیاء میں بہت ہی معمولی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک انسانی جسم میں ڈی این اے

ایک چائے کے چمچ کے برابر ہوتا ہے۔

ا) **ڈی این اے کی دنیا:**

ڈی این اے ہمارے جسم کے 100 ٹریلین خلیوں میں سے ہر ایک خلیے کے مرکزے میں بڑی حفاظت سے موجود ہوتا ہے۔ ہر خلیے کا قطر 10 مائی کرون ہوتا ہے۔ مائی کرون 10^{-4} کو کہتے ہیں۔ گویا میٹر کا دس لاکھواں حصہ یا ملی میٹر کا ہزارواں حصہ، اتنے چھوٹے خلیے کے درمیان ڈی این اے محفوظ ہوتا ہے۔ اس ڈی این اے میں انسانی جسم کی ساخت اور بناوٹ تمام تر تفصیلات اتنی وسعت، گہرائی کے ساتھ لکھی ہوتی ہیں کہ اس کا وجود اللہ رب العزت کی صناعی کی اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ اپنے سمجھنے کے لئے ان معلومات کو صرف سلسلہ ترتیب میں لاکر انسان پھولا نہیں سمارہا ہے۔ اس علم کو ایک عظیم الشان شعبۂ علم سے وابستہ کر کے اس کو جینیات کا نام دیا گیا ہے۔

ب) **ڈی این اے میں زندگی:**

انسان کی زندگی کی تمام تر معلومات تقدیر کے فیصلے انسان کا نطفہ قرار پاتے ہی لکھ دیے جاتے ہیں جو ماں کے پیٹ میں سب سے پہلے بار آور شدہ بیضے کے خلیے کی شکل میں نمو پاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں ہماری لمبائی چوڑائی، وزن، ناک، نقشہ، چہرہ، مہرہ، بالوں اور آنکھوں کا رنگ جلد کی رنگت خون کی قسم وغیرہ نطفہ ٹھہرنے سے شروع ہو کر موت تک روز بروز، ماہ بہ ماہ، سال بہ سال تبدیلیوں کا حال ایک مکمل تسلسل کے ساتھ ڈی این اے میں موجود رہتا ہے۔ مثلاً اس میں لکھا رہتا ہے کہ کب کب خون کا دباؤ زیادہ ہوگا اور کب کم رہے گا۔ کب سر کا پہلا بال سفید ہوگا اور کب دور کی اور قریب کی نظر کمزور ہو جائے گی۔ ڈی این اے میں پوشیدہ معلومات کا ذخیرہ کوئی معمولی ذخیرہ نہیں۔ ایک ڈی این اے میں موجود معلومات کو اگر کتابی شکل میں منتقل کیا جائے تو یہ برطانوی انسائیکلوپیڈیا کے دس لاکھ صفحات پر مکمل ہوگا۔ یہ معمولی قسم کا کیمیاوی مرکب ہے جس میں احکام کے یاد کرائے ہوئے حافظہ کی لاتعداد نقلیں ہوتی ہیں جن کو کوڈ (رمز) کہتے ہیں۔ جب یہ خلیہ دو میں تقسیم ہوتا ہے تو ہر حصہ کو اپنے اپنے کام کے لحاظ سے یہ نقلیں بھی مل جاتی ہیں۔ احکام کا یہ ٹیپ ریکارڈ ہر خلیہ میں صحیح وقت اور موقع پر احکام جاری کرتا رہتا ہے کہ خلیہ کو اب کیا کرنا ہے۔ یہ کوڈ اسی حساب سے احکام جاری کرتے رہیں گے جو اس کو خلیہ کی تقسیم کے وقت اس نقل میں ملے تھے۔ ان احکام کی

تلاش میں ڈی این اے اور یہ کوڈ (رمز) دریافت ہوئے۔ ان رموز کو کون واضح کرتا ہے اور کیوں؟ ابھی تک سائنس اس کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے، بنانا تو درکنار۔

ج) ڈی این اے کی زبان اور قوتِ گویائی:

ہماری زبان میں ''الف تا یاء'' حروفِ تہجی ہیں۔ انگریزی زبان A سے Z تک 26 حروف سے بنتی ہے۔ ڈی این اے کی زبان میں صرف چار حروف ہیں۔ "A-T-G-C" ان میں سے ہر ایک حرف ان خاص بنیادوں (Bases) میں سے ایک ہے جو نیوکلیوٹائیڈس (Nucleotides) کہلاتے ہیں۔ دسیوں لاکھ ایک ڈی این اے میں قطار در قطار ایک بامعنی ترتیب اور سلسلے کی کڑی بنائے رکھتے ہیں اور یہ سب مل کر ایک ڈی این اے کا مالیکیول بناتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دو مل کر ایک اساسی جوڑا بناتے ہیں جسے اساسی جوڑا کہا جاتا ہے۔ یہی اساسی جوڑے اوپر تلے جمع ہو کر جین بن جاتے ہیں۔ ہر جین جو کسی مالیکیول ڈی این اے کا ایک حصہ ہوتا ہے، انسانی جسم کے کسی نہ کسی حصے کے بارے میں معلومات محفوظ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ ایک انسانی خلیے کے ایک ڈی این اے میں 2 لاکھ جین ہوتے ہیں۔ ہر جین مخصوص نیوکلیوٹائیڈس کے بالکل انفرادی سلسلہ ترتیب سے بنا ہوتا ہے۔ ان نیوکلیوٹائیڈس کی تعداد اس پروٹین کی قسم پر منحصر ہوتی ہے جس سے یہ وجود پاتا ہے۔ پروٹین کی یہ تعداد 1000 سے ایک لاکھ 86 ہزار تک ہوسکتی ہے۔ اس جین میں جسم انسانی میں موجود 2 لاکھ قسموں کی پروٹین کا کوڈ بھی چھپا ہوتا ہے اور وہ نظام بھی موجود رہتا ہے جس کے تحت یہ تمام پروٹین ضرورت کے مطابق جسم میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ خیال رہے کہ ایک جین بیچارہ ڈی این اے کا صرف ایک معمولی سا حصہ ہے۔ دو لاکھ جینز میں محفوظ معلومات یا کوڈ ڈی این اے میں موجود کل معلومات کا صرف 3 فیصد ہی ہوتی ہیں۔ 97 فیصد علم ابھی ہماری بساطِ آگہی کے لئے پردہ راز میں ہے۔ جین خود بھی کروموسومز میں واقع ہوتے ہیں۔ جنسی خلیے کے علاوہ ہر انسانی خلیے میں 46 کروموسومز ہوتے ہیں۔ ہر کروموسومز ایک کتاب علم کی طرح ہے کہ ایک انسان کے متعلق تمام معلومات 46 جلدوں کی کتابوں میں بند رہتی ہے اور یہ سب بسیط معلومات کا وہ خزانہ ہے کہ جسے ورقِ کتاب پر لایا جائے تو برطانوی انسائیکلوپیڈیا کی 920 جلدوں تک پھیل جائے۔ ڈی این اے کے حروف کا سلسلہ ترتیب انسانی بناوٹ کی تمام تر

تفصیلات طے کرتا ہے۔ معمولی سے معمولی تفصیل بھی اس کے احاطے میں ہے۔ صرف آنکھ، ناک، چہرہ، مہرہ اور ظاہری حسن و جمال ہی نہیں، ایک سیل میں نصب ڈی این اے انسانی جسم میں موجود 206 ہڈیوں، 400 پٹھوں اور 10 ہزار کان سے متعلق پٹھے کے نیٹ ورک اور 20 لاکھ آنکھ سے متعلق اور 100 بلین (nerve cells) اور تمام کے تمام 100 ٹریلین خلیوں کا مکمل ڈیزائن اپنے اندر سمائے ہوئے ہوتا ہے۔

د) <u>ڈی این اے کا اپنی نقل بنانے کا عمل:</u>

ڈی این اے کی تحیر خیز دنیا میں اپنی ہی نقل یا خودساختہ نقش ثانی بنانے کا عمل انتہائی تیزی سے جاری رہتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ انسانی جسم کی ابتدا ماں کے پیٹ میں ایک خلیے سے ہوتی ہے پھر یہ خلیہ تقسیم ہو جاتا ہے اور نئے خلیے وجود میں آتے جاتے ہیں جو کہ ایک سے دو، دو سے چار اور اسی طرح 4-8-16-32-64-128 کی نسبت سے تقسیم ہو کر جنم لیتے جاتے ہیں۔

خلیہ تقسیم ہو کر دوسرا خلیہ بناتا ہے اور ہر خلیے کو ایک ڈی این اے چاہیے اور ڈی این اے کڑی خلیے میں ایک ہی ہوتی ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہر تقسیم ہوتا ہوا خلیہ اپنا ہم شکل خود پیدا کرتا ہے۔ ہر خلیہ ایک خاص سائز کا ہوتا ہے۔ تقسیم ہو کر دوسرا خلیہ بنانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ خلیے میں شعور اور یہ ایقان کہاں سے آیا؟ خلیے کے ساتھ ساتھ ڈی این اے کی تقسیم کا خفیہ عمل بڑے دلچسپ طریقے پر ہوتا جاتا ہے۔ ڈی این اے کا مالیکیول جو شکل میں ایک چکردار زینے کی طرح ہوتا ہے، تقسیم ہو کر دو حصوں میں زیپ کی طرح کھل جاتی ہے۔ یہ دونوں طرف سے غائب ادھورے حصے اسی اطراف میں موجود مادہ اپنی انوکھی تکمیل کو پہنچتے ہیں اور ایک سے دوسرا ڈی این اے وجود میں آتا ہے۔ تقسیم کے ہر دور میں خاص پروٹین اور خامرہ کسی ماہر روبوٹ کی طرح کام کرتے رہتے ہیں۔ خامرے وہ کارندے ہیں جو ہر قدم پر یہ چیک کرتے ہیں کہ کوئی غلطی اگر ہو گئی ہے تو فوری طور پر اس کی اصلاح ہو جائے۔ ہر منٹ میں 3 ہزار اسّی جوڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور نگرانی کرنے والے خامرے ضروری ترمیم، اصلاح اور ردّ و بدل بھی کرتے جاتے ہیں۔ تاکہ نئے پیدا ہوئے ڈی این اے کے حکم سے مرمت کر سکنے والے زیادہ خامرے پیدا ہوتے ہیں گویا ڈی این اے میں خود اپنی حفاظت کا، اپنی افزائشِ نسل کا اور نسلوں کو محفوظ اور برقرار رکھنے کا مکمل

پروگرام کوڈ کیا ہوا ہوتا ہے۔ خامرے جو پل پل ٹوٹتے بنتے بکھرتے اور سنورتے ہیں وہ ڈی این اے کو پیدا کرنے کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ وہ دراصل مختلف قسم کی پروٹین ہیں جن کے پیدا ہونے کی ترتیب اور سلسلہ بھی اسی ڈی این اے میں کوڈ کیا ہوا ہے اور اسی ڈی این اے کے حکم کے تابع ان کا نظامِ عمل چلتا ہے جس کی افزائش کی دیکھ بھال ان کو کرنی ہے۔

فلسفہ ارتقا کہتا ہے کہ انسان درجہ بدرجہ کچھ فائدہ مند اتفاقات کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔ خامرے اور ڈی این اے کا بیک وقت وجود میں آتے جانا اور ان کا انوکھا تال میل کسی بڑے تخلیق کار کا کارنامہ ہے اور وہ ہستی اللہ کی ہے۔ دنیا بھر کے تمام دانشور یہ حقیقت جانتے جارہے ہیں۔ سائنس کے پاس جواب نہیں ہے کہ ڈی این اے میں یہ معلومات کہاں سے آئیں۔ ہر زندہ شے، مچھلی، کیڑے مکوڑے، چرند و پرند اور انسان کے ڈی این اے مختلف کیوں ہوتے ہیں؟ خود ڈی این اے کا وجود اور ابتدا کیسے ہوئی؟ اس عمل کو سمجھنے کے لئے آر این اے (RNA) کی ایک علیحدہ دنیا کا پتہ چلا کہ خامرے کو آر این اے چلاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ زندگی دینے والے عناصر در عناصر مالیکیول، خلیہ، ڈی این اے، آر این اے، خامروں اور ہزاروں پروٹین سب جمع کر لیے جائیں تو بھی زندگی نہیں ملتی۔ تھک ہار کر ماننا پڑتا ہے کہ زندگی صرف تخلیق (Creation) کے ذریعے ممکن ہے اور یہ خالق کون ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

مصادر و مراجع

1۔ موریس بکائی، مترجم ثناء الحق صدیقی، بائبل قرآن اور سائنس

2۔ ابن کثیر، ابوالفداء عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم

3۔ الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن

4۔ یوسف، صلاح الدین مولانا تفسیر احسن البیان

5۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن

6۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن

7۔ کیلانی، مولانا، عبدالرحمٰن، تیسیر القرآن

8۔ چغتائی، طارق محمود، ازدواجی زندگی، علاج نبوی اور جدید سائنس

9۔ فضل کریم، پروفیسر ڈاکٹر، کائنات اور اس کا انجام

(جاری ہے)

امن کے دشمن
امریکہ، اسرائیل، بھارت اور انجمن اقوام متحدہ!

ابوفیصل محمد منظور انور

پہلی جنگِ عظیم کے بعد 28 جون 1919ء میں جب لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی گئی تھی تو اس وقت روس کے کمیونسٹ رہنما لینن نے اپنے تاریخی جملے میں لیگ آف نیشنز کو ''چوروں کا باورچی خانہ'' کہا تھا۔ ان کے الفاظ وقت کے ساتھ صحیح ثابت ہوئے امریکہ اور دیگر بڑی طاقتوں کو ایک ایسے اسٹیج کی ضرورت تھی جس میں وہ اپنی مرضی کے ڈرامے سجا کر کمزور ممالک کو مزید بے دست و پا کر کے اپنی اجارہ داری قائم کر سکیں لیگ آف نیشنز کی ناکامی اور دنیا میں وسیع پیمانے پر تباہی اور دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد فروری 1945ء کو سان فرانسسکو میں انجمن اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا بظاہر اس کا مقصد دنیا میں قیام امن کی ضمانت کی فراہمی تھی مگر اس کے درپردہ سامراجی بڑی طاقتوں کی اجارہ داری قائم کرنا مقصود تھا اس ادارے کی تشکیل کے ساتھ ہی پانچ بڑی طاقتوں کو ویٹو پاور کا اختیار دے کر ناانصافی کا آغاز کر دیا گیا گویا کہ یہ دنیا میں غریب اور مفلوک الحال قوموں اور ممالک کے وسائل پر قبضے جمانے کی ابتدا تھی عالمی لٹیرے اس ادارے میں بیٹھ کر اپنے اپنے مفادات کی نگرانی کرنے لگے تو رفتہ رفتہ دنیا میں امن وامان قائم کرنے کی اصل غرض وغایت ختم ہو گئی۔ بڑی طاقتوں نے اپنی اجارہ داری قائم کر کے اسے اپنی باندی بنا لیا اور من مرضی کے فیصلے صادر کرنے شروع کر دیے نتیجے میں دنیا کا امن وامان تہ و بالا ہو گیا۔ اس ادارے کے نام پر بڑی بے دردی کے ساتھ کمزور ممالک کے لاکھوں بے گناہ افراد قتل کیے جا رہے ہیں اور ان کے وسائل کی بندر بانٹ کی جا رہی ہے احتجاج کرنے والے ممالک کے خلاف عالمی

قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کا بہانہ تراش کر انھیں نشانِ عبرت بنایا جا رہا ہے مگر بڑی طاقتیں اور ان کے بغل بچے ہمیشہ سے محفوظ چلے آ رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر اور فلسطین جو کہ دراصل برطانیہ اور امریکہ ہی کے پیدا کردہ ہیں چونکہ ان کا تعلق اسلامی ممالک کے ساتھ ہے اس لئے یہ برسوں سے حل طلب ہیں اور یو این او بھی اس پر خاموش تماشائی کا کردار نبھاتے ہوئے ڈنگ ٹپاؤ پالیسی پر گامزن ہے۔ کشمیر پر ابھی تک تقریباً 80 ہزار مربع میل علاقہ گزشتہ سات عشروں سے بھارت کے ناجائز قبضہ میں ہے۔ جب کشمیری مسلمانوں اور قبائلی مسلمان مجاہدین نے مل کر جہاد شروع کیا تو بھارت جھوٹا واویلا کرتے ہوئے اقوام متحدہ چلا گیا اور اس سے فیصلے کی درخواست کی۔ اقوام متحدہ نے 1948ء سے 1952ء تک اور بعدازاں کل 22 قراردادیں منظور کیں جس میں کشمیریوں کو ان کے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کے لیے رائے شماری کا حق دیا گیا ہے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے یو این او سے رجوع کیا 1948ء میں یو این او نے ایک پانچ رکنی کمیشن بنایا۔ اس کمیشن کے تحت 13/اگست 1948ء کو دونوں حکومتوں کے مابین تین نکات پر اتفاق ہوا اور سیز فائر ہو گیا تھا مگر تب سے اب تک کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے۔ 13 اگست 1948ء میں جو قرارداد منظور ہوئی اس پر عمل درآمد کرنے کا وعدہ آج تک وفا نہ ہوا۔ حالانکہ یو این او کے ہر سیکرٹری جنرل کی میز پر کشمیر کے مستقبل بارے منظور ہونے والی قراردادوں کی فائلیں موجود ہوتی ہیں، جن میں لکھا ہے کہ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کمیشن کی رائے سے کشمیر میں Plebiscite ایڈمنسٹریٹر مقرر کریں گے جن کی غیر جانبداری، اصول پرستی اور ایمانداری مسلمہ ہوگی اور جسے فریقین کا اعتماد حاصل ہوگا۔ مگر پاکستان اور کشمیری سات عشروں سے انتظار کی سولی پر لٹکے ہوئے ہیں اس لیے کہ عالمی ضمیر مردہ ہو چکا ہے اور منظور شدہ قراردادوں پر عمل درآمد کی نوبت ہی نہیں آئی ہے۔

جنوبی افریقہ کے عظیم لیڈر نیلسن منڈیلا نے ستمبر 1998ء میں ڈربن میں منعقدہ NAM کانفرنس میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری باجپائی کیوبن صدر فیڈرل کاسترو اور UNO کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی موجودگی میں بھارتی وفد کے ڈیسک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ تاریخی جملہ کہا تھا کہ ''کشمیر پر بھارتی قبضہ سراسر ناجائز، غیر منصفانہ اور unsustainable ہے''۔ انہوں نے دنیا کو وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر جلد

ہی کشمیر کا کوئی پر امن تصفیہ نہ کرایا گیا تو یہ گلوبل امن اور علاقائی سلامتی کے لیے سنگین خطرات کا باعث ہوسکتا ہے۔ 21 ویں صدی کی پوری دنیا اس کی لپیٹ میں آجائے گی اور پھر NAM جیسی تنظیمیں بھی بے معنی ہوکر رہ جائیں گی۔ بھارتی غاصب حکمران 76 سالوں سے کشمیر پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کیے ہوئے ہیں مگر کشمیری عوام آزادی کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں اب تک لاکھوں کشمیری شہید کیے جا چکے ہیں ہزاروں قید یا لاپتہ ہیں اور ان کی اربوں روپے مالیتی املاک کو نذر آتش کر دیا گیا ہے، وادئ کشمیر میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے، کشمیریوں کے حق میں قراردادیں یو این او کے سیکرٹری جنرل کی میز پر پڑی اقوام عالم کے سب سے بڑے ادارے کے ذمہ داروں کا منہ چڑا رہی ہیں۔ جبکہ کشمیری عوام آزادی کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

گزشتہ تین ماہ سے امریکی اور بعض مغربی ممالک کی آشیر باد سے اب اسرائیل نے ایک بار پھر سے فلسطینی شہروں غزہ اور دیگر پر بمباری کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا اور فلسطینیوں کا بڑی بے دردی کے ساتھ خون بہایا جارہا ہے اسرائیل پوری عسکری قوت کے ساتھ حماس کو کچلنے اور مکمل طور پر ختم کرنے کا ارادہ کر کے فلسطینی شہروں، ہسپتالوں، سکولوں اور شہری آبادیوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ فلسطین میں غزہ میں خون ریزی جاری ہے تقریباً بیس ہزار فلسطینی جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے شامل ہیں اسرائیلی فوج کے ہاتھوں شہید اور پینتالیس ہزار کے لگ بھگ زخمی ہو چکے ہیں اور لاکھوں کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا جو اپنے گھروں سے دربدر اس سرد موسم میں کھلے آسمان کی چھتری تلے زندگی گزار رہے ہیں۔ مگر یو این او کی سلامتی کونسل اس وسیع پیمانے کی خونریزی کو امریکہ طرف سے ویٹو پاور کے استعمال کی وجہ سے روکنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ موجودہ حالات کو بہتر بنانے اور قیامِ امن کے لئے اب تک جتنی قراردادیں پیش کی گئی ہیں امریکہ نے سب کو ویٹو کر کے ناکام بنا دیا ہے۔ انجمن اقوام متحدہ کی چشم پوشی اور دانستہ غفلت کے باعث اللہ نہ کرے سلگتے ہوئے اس مسئلے پر خطے میں کسی نئی عالمی جنگ کا آغاز ہو جائے۔

امریکی پالیسی سازوں نے اسرائیل کی خوشنودی کی خاطر عالمی سطح پر ہمیشہ اس کی جائز ناجائز حمایت کرنے اور اس کے خلاف سے کسی بھی قسم کی کارروائی کو ناکام بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے صرف یو این او میں پیش کردہ قراردادوں کا حشر نشر جو امریکی سامراج نے کیا اسے دیکھ کر اس کی

اسلام دشمنی کا انداز ہو جاتا ہے۔ اسرائیل کے حق میں امریکی ویٹو پاور کے استعمال کی تاریخ پوری دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ مصدقہ رپورٹس کے مطابق شام اور لبنان کی اسرائیل کے خلاف شکایت کو امریکہ نے اسرائیل کے حق میں 2 اکتوبر 1972ء کو ویٹو کر دیا۔ 1973ء میں آٹھ ممالک نے مشرق وسطیٰ کی صورتحال بارے قرارداد کو امریکہ نے فروری 1973ء میں ویٹو کر دیا۔ 1975ء میں مصر لبنان کی اسرائیل پر پابندیوں کی قرارداد کو امریکہ نے 21 اگست 1975ء کو ویٹو کر دیا۔ 1976ء میں کئی ممالک نے فلسطین اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر اسرائیل کے خلاف کارروائی کی درخواست مگر امریکہ بہادر نے 29 جون 1976ء کو ویٹو کر دیا۔ 1980ء میں تیونس کی فلسطینی عوام کے حقوق کے لئے درخواست کو 30 اپریل 1980ء کو امریکہ نے ویٹو کر دیا۔ جولان کی پہاڑیوں پر قبضے کے خلاف امریکہ نے 20 جنوری 1982ء کو ویٹو کر دیا۔ مقبوضہ علاقوں کی خراب صورتحال بارے اردن کی درخواست کو امریکہ نے 2 اپریل 1982ء کو ویٹو کر دیا مسجد اقصیٰ پر حملے کے خلاف درخواست کو امریکہ نے 20 اپریل 1982ء کو ویٹو کر دیا۔ لبنان کے معاملے پر سپین کی قرارداد کو امریکہ نے 8 جون 1982ء کو ویٹو کر دیا۔ سوویت یونین کی لبنان ایشو پر قرارداد کو امریکہ نے 6 اگست 1982ء کو ویٹو کر دیا۔ 1983ء میں بیس ممالک کی مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل کی جارحیت کے خلاف قرارداد کو امریکہ نے 2 اگست 1983ء کو ویٹو کر دیا۔ امریکہ سلامتی کونسل میں فلسطینیوں کے حق میں پیش کی گئی قراردادوں کو ہمیشہ سے ویٹو کرتا رہا ہے اور 1972ء سے اب تک فلسطینیوں کے حق میں جتنی بھی گئی قراردادیں لائی گئیں انھیں امریکہ ویٹو کرتا چلا آرہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اسرائیل کے پاس 260 ایٹم بم بھی موجود ہیں مگر اسرائیل ایسے نام نہاد امن دشمن ملک کے سامنے امریکہ اور اس کے حواری ممالک ہمیشہ بھگی بلی بنے اس کی حمایت پر کمر بستہ نظر آتے ہیں ان ملکوں کی نگاہ میں ایٹمی طاقت اسرائیل نہتے فلسطین کے مقابلے میں پر امن ہے اور وہ اپنے دفاع کا حق رکھتا ہے جبکہ مظلوم فلسطینی مسلمانوں کو اس حق سے محروم رکھنا مغرب اور اس کے اتحادیوں کا منشور ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھیں تو صاف عیاں ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں دہشت گردی کو فروغ دینے کا باعث اسرائیل دنیا بھر میں واحد ملک ہے جس کے خلاف سب سے زیادہ قراردادیں پیش کی گئی ہیں مگر ہر بار اسے امریکی چھتری نے تحفظ فراہم کیا۔ اس سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی

کوفروغ دینے کا باعث امریکہ اوراسرائیل اور بھارت ہیں۔تمام تر ناانصافیوں کے باوجود امت مسلمہ ابھی تک صبر سے کام لے رہی ہے۔کسی ایک یہودی کا قتل ہوتا ہے تو لادین مغربی لابی متحرک ہوجاتی ہے اوراس کا بدلہ لیا جاتا ہے مگر خونِ مسلم کی ارزانی دیکھیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔غزہ میں ہزاروں معصوم افراد بمباری میں ہلاک کیے جا چکے ہیں سوشل میڈیا پر روح فرسا مناظر بھی بے ضمیر دنیا کی آنکھیں نہیں کھول سکے۔یواین اوکی سلامتی کونسل میں قیام امن کیلئے پیش کردہ قراردادیں ویٹو کردی جاتی ہیں اور سلامتی کونسل کے اکثریتی ارکان منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں یہ سراسر ناانصافی اور ظلم ہے۔اقوام عالم کومل جل کراسی ویٹو پاورکو جومظلوموں کے انصاف دلانے کی راہ میں رکاوٹ ہوکوفوری طور پرختم کرنے کیلئے جنرل اسمبلی میں اصلاحات لانے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا سے ظلم اور جبر کا نظام ختم ہوسکے اور مظلوم اقوام کوانصاف مل سکے۔اوراقوام عالم امن اور چین کے ساتھ رہ سکیں۔مسلم دنیا کی اپنی تنظیم اوآئی سی کا شرمناک کردار بھی اس سے مختلف نہیں جوان اپنے اہم سلگتے ہوئے مسائل سے دانستہ چشم پوشی کئے بیٹھے ہیں۔اوآئی سی کے غزہ میں محصور،مظلوم نہتے فلسطینیوں پرمظالم اوران کی نسل کشی بارے نومبر میں منعقدہ حالیہ اجلاس نے امت مسلمہ کوانتہائی حدتک مایوس کیا۔جس میں فلسطینیوں کی حمایت اور اسرائیل کے خلاف کارروائی کی نوبت ہی نہ آئی البتہ یہ اجلاس نشستن گفتن برخاستن تک محدود رہا اورارا کین اوآئی سی حسب سابق زبانی جمع خرچ کرنے اور ڈنگ ٹپاؤ پالیسیوں پر جمے رہے بلکہ اسرائیل کیساتھ سفارتی سیاسی اورمعاشی بائیکاٹ کرنے پربھی اتفاق نہ کرسکے۔اجلاس میں مسلم ممالک کی قیادت کے آپس کے اختلافات کھل کرسامنے آئے۔وقت کا تقاضا ہے کہ مسلم دنیا آپس کے اختلافات فوری طور پرختم کرکے اپنی تنظیم کوبہتر بنائیں اوراپنے فیصلے اس نام نہاد انجمن اقوام متحدہ میں لے جا کراغیار کے سامنے ذلیل وخوار ہونے کی بجائے خود سے حل کریں۔نہیں توان کو یہودیت اپنے گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے تحت ایک ایک کرکے ہڑپ کرلے گی ۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں کوہدایت دے اوردنیا کے مظلوم مسلمانوں کی غیبی امدادفرمائے۔آمین۔

ے ہے خاکِ فلسطیں پر یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہل عرب کا؟

تبصرہ وتعارف کتب

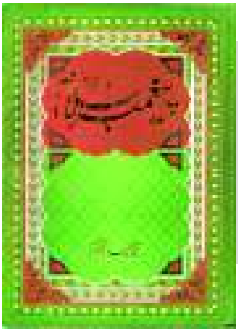

1

پیغمبرِ اسلام ﷺ

تالیف: محمد عبدالقیوم

ملنے کا پتہ: فیصل الیکٹرک کمپنی 27۔وحدت روڈ، لاہور

زیرِنظر کتاب ''پیغمبرِ اسلام ﷺ'' میں رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے دل گداز واقعات، حیرت انگیز کارناموں اور بہار آفرین مضامین کو ایک ترتیب سے جمع کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو حضور نبی کریم ﷺ کی تیئس برس پر محیط ماہ و سال کی عظیم اور بے مثال جدوجہد کے دوران پیش آنے والی بے شمار مشکلات اور صدمات کے بارے میں صحیح انداز میں آگاہی ہو سکے۔ اس کتاب کے مطالعے سے قاری کو احساس ہوتا ہے کہ دین اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے راستے میں پیش آنے والی بے شمار مشکلات، کشمکش حیات کے سنگین مراحل اور آزمائش کی ہر تکلیف دہ گھڑی میں پیغمبر اسلام ﷺ ہمیشہ بڑے صبر وتحمل، انتہائی ثبات اور کامل استقامت کے ساتھ اپنے متعین لائحہ عمل پر گامزن رہے اور بالآخر ایک بابرکت اور فقید المثال ہمہ جہت انقلاب برپا کر کے آپ ﷺ نے رسالت کا حق تمام وکمال ادا فرمادیا۔ کتاب کا انداز نہایت سادہ اور دل نشین ہے۔ مولف نے اپنی اس کتاب میں سیرت کے واقعات کو ان پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے: ☆قدم قدم آزمائشیں، قدم قدم امتحان۔ ☆اظہارِ عقیدت ومحبت۔ ☆رحمت للعالمین ﷺ۔ ☆تاثرات۔ ☆گلدستہ تعظیم وتکریم۔

رنگین طباعت اور اعلیٰ جلد بندی کے ساتھ سیرۃ النبی ﷺ کے عظیم موضوع پر یہ کتاب

معنوی افادیت اور حسن ظاہری ہر دو کا حسین مرقع ہے۔ (صفحات 700، ہدیہ 4000)

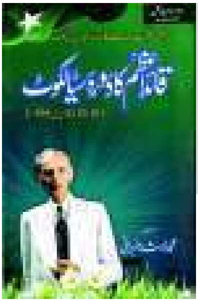

2 قائداعظم کا دورۂ سیالکوٹ (اپریل 1944ء)

تالیف: محمد ارشد طہرانی

ناشر: مکتبہ فروغِ فکر اقبال نظام بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور

قیامِ پاکستان سے قبل تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے میں ضلع سیالکوٹ کی عوام وخواص نے قابل قدر اور ناقابل فراموش کردار ادا کیا تھا، اس تحریک کے دوران قائداعظم محمد علی جناح کا دورۂ سیالکوٹ بہت اہمیت کا حامل تھا۔ 28-29-30 اپریل 1944ء کو منعقد ہونے والے مسلم لیگ صوبہ پنجاب کے سالانہ سہ روزہ اجلاسِ سیالکوٹ میں قائداعظم محمد علی جناح نے بطور خاص شرکت کی تھی۔ ان کے اس دورۂ سیالکوٹ نے پنجاب کے سیاسی حالات کو تحریک پاکستان کے حق میں بدلنے کے لیے ایک جاندار کردار ادا کیا تھا اور پنجاب کی یونی نسٹ حکومت جو راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ تھی، ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی تھی۔ مبصرین اور مورخین نے قائداعظم کے خطابِ سیالکوٹ کو ایک انقلابی خطاب قرار دیا تھا۔ کتاب کے مولف نے بڑی عرق ریزی کے بعد اس کتاب میں اس دورۂ سیالکوٹ کی اہمیت، منظر وپس منظر، نتائج، فیصلے، مقررین وشعراء کے نام، ان کی تقاریر اور نظمیں، اجلاس کی روداد، ضلعی کارکنانِ تحریک کے نام، اخباری وتصویری جھلکیاں اور دیگر متعلقہ مواد کو بہت احسن انداز میں جمع کردیا ہے۔ یہ کتاب تاریخ پاکستان کے ایک اہم باب کی حیثیت سے قابل مطالعہ ہے۔ (صفحات 560، قیمت 1200 روپے)

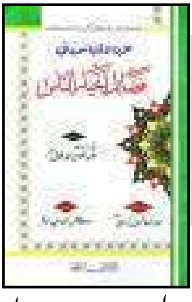

3 فضائل اخیار الناس

ترتیب جدید: مولانا وقاص احمد سعید المتوکل

ناشر: دارالامین لاہور

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معیارِ حق ہیں۔ ان سے محبت ایمان کی علامت ہے۔ اسی طرح اہل بیت (آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات، بنات رسول اور ان کا خاندان) رضی اللہ عنہم بھی ہماری آنکھوں کا نور ہیں ان سے محبت، الفت، قربت دو چند ہونی

چاہیے کیونکہ پیارے نبی ﷺ کے رشتہ دار اعزہ واقارب کا ذکر خیر اولیٰ ہے۔ خلفاء راشدین اور اہل بیت کے فضائل سے متعلق 54 احادیث پر مشتمل 32 صفحات کا کتابچہ ''فضائل اخیار الناس'' جسے شاہ عبدالعزیز دہلوی نے مرتب کیا، مولانا نظام الدین کرانوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور اس پر حواشی دیے اور ترتیب جدید مولانا وقاص احمد سعید المتوکل نے دی ہے۔ کتاب میں جن احادیث کو جمع کیا ہے ان سے قاری حلاوت ایمانی، عظمت صحابہ، احترام اہل بیت کی معطر خوشبو سے لبریز اور بہرہ مند ہوتا ہے۔ زہے نصیب ان مختصر احادیث کو خطبات جمعہ، حفظ الحدیث اور بچوں کو یاد کرانے کی ترتیب بن جائے تو ہماری اگلی نسل کئی آمدہ فتن سے بچ جائے گی۔ خوبصورت کارڈ اور اچھے کاغذ۔ کتاب کو ضرور خریدیں، فیض یاب ہوں اور عام کیجیے۔ (تبصرہ نگار: محمد انور سعید)

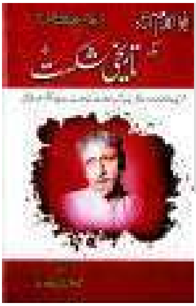

4

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

تالیف: محمد جلال الدین قادری

ناشر: ادارہ پاکستان شناسی، سوڈھیوال کالونی ملتان روڈ لاہور

مولانا ابوالکلام آزاد (1888ء-1958ء) ہندستان کی معروف علمی وسیاسی شخصیت ہیں، ان کو بیسویں صدی کے اوائل میں توبرصغیر میں تحریک احیائے دین کے داعیٔ اوّل کی حیثیت حاصل رہی، انہوں نے اپنے رسالے 'الہلال' اور 'البلاغ' کے ذریعے حکومتِ الٰہیہ کے قیام اور اس کے لیے ایک حزب اللہ کی تاسیس کی پرزور دعوت بھی دی، ان کے مخصوص طرزِ نگارش اور اندازِ خطابت نے برصغیر کے طول وعرض میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرلیا لیکن 1920ء کے بعد انھوں نے اس عظیم مشن کو خیر باد کہہ کر کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کرلی اور باقی زندگی متحدہ ہندی قومیّت کی سیاست کی نذر کردی۔ اُس وقت (مسلم لیگ قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں دوقومی نظریہ کے تحت مسلمانوں کے الگ آزاد ملک کے لیے کوشاں تھی جبکہ) کانگریس پارٹی گاندھی جی کی قیادت میں متحدہ قومیت کے نظریہ کے تحت تقسیم ہند کے خلاف تھی اور جب گاندھی کی زیر قیادت تحریک ترکِ مولات (ترکِ تعاون) جاری ہوئی تو مولانا آزاد بھی اس تحریک کے حامی تھے۔ اس تحریک کے مخالفین میں سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف اور مولانا

ابوالکلام آزاد کے درمیان 1921ء میں ایک مناظرہ ہوا تھا۔ اس وقت اس مناظرے کا اخبارات میں کافی چرچا ہوا تھا اور فریقین نے اپنی اپنی جیت سے متعلق اشتہار بھی شایع کیے تھے۔ زیرنظر کتاب میں فاضل مرتب نے اِس مناظرے کو ’’ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست‘‘ کے عنوان سے پہلے 1980ء میں شایع کیا، دوسرا ایڈیشن 1996ء میں اور اب یہ تیسرا ایڈیشن سامنے آیا ہے، جس میں بہت سے اضافے بھی کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے تحریک پاکستان کے کئی ایسے پہلو بھی سامنے آتے ہیں، جو عام طور پر لوگوں کے علم میں نہیں ہیں۔ (ضخامت:196 صفحات۔ قیمت:300 روپے)

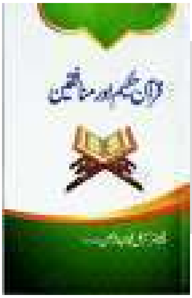

5 قرآن حکیم اور منافقین

مصنف: انجینئر کرنل محمد عبدالرحمٰن (ریٹائرڈ)

ناشر: الاحسان منزل منی کمرشل بلاک سی ٹاپ سٹی 1 راولپنڈی

فاضل مصنف نے ’’قرآن حکیم اور منافقین‘‘ کے عنوان سے اپنے موقر جریدہ ماہنامہ کشف الاحسان میں سلسلہ وار مضمون شائع کیا تھا، زیرنظر کتاب ان مضامین کا مجموعہ ہے۔ منافقت اور نفاق ایک ایسا قلبی مرض ہے جس کا شکار کوئی بھی انسان کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔ اسی لیے ہر مخلص مسلمان ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں جانے انجانے میں اس کے اندر یہ مرض پیدا نہ ہوجائے۔ لیکن آج اکثر و بیشتر مسلمان شعوری یا لاشعوری طور پر منافقانہ کردار ادا کرتے ہوئے اس پر خوفزدہ ہونے کے بجائے اپنے حق بجانب ہونے کے دلائل پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اس تحریری کاوش کا مقصد بقول مصنف یہی ہے کہ ہر مسلمان اپنے احوال کا جائزہ لے، اپنے اندر محسوس ہونے والی منافقانہ علامات میں غور کرے اور توبہ کا دروازہ بند ہونے سے پہلے تجدیدِ ایمان کی کوشش کرے۔ کتاب کے مشمولات چار ابواب پر مشتمل ہیں: باب 1 قرآن حکیم اور منافقین۔ باب 2 منافقت کی علامات اور منافقین کی خصوصیات۔ باب 3 منافقین کی پہچان۔ باب 4 پاکستان قوم اور منافقت۔ اپنی ظاہری و باطنی اصلاح کے خواہش مند ہر مسلمان کو منافقت کے خطرناک مرض کو پہچان کر اس کے بچنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ (ضخامت:128 صفحات۔ ہدیہ: فی سبیل اللہ)

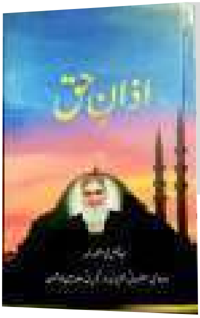

6 اذانِ حق

مصنف: ابو فیصل محمد منظور انور

برائے رابطہ: 292/A سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ

حکمت بالغہ کے قارئین زیر نظر کتاب کے مصنف کے نام سے تو ضرور آشنا ہوں گے، جو کہ رسالہ ہٰذا کی مشاورت کمیٹی کے بھی ممبر ہیں اور انجمن خدام القرآن جھنگ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی، اور اکثر ان کا آرٹیکل بھی اس رسالہ میں شائع ہوتا ہے۔ موصوف ضلعی امن کمیٹی جھنگ کے ممبر بھی ہیں اور صحافت کے شعبہ سے بھی وابستہ ہیں اور متعدد قومی اخباروں میں ان کے کالم شائع ہوتے ہیں، علاوہ ازیں محکمہ تعلیم سے بھی منسلک رہے، پریس کلب جھنگ کے چیئرمین بھی رہے، ایک این جی او برائے امن و ترقیاتی اقدامات اسلام آباد میں بطور ریجنل ڈائریکٹر ذمہ داری بھی نبھائی، اور اپنے سوشل ورک کی وجہ سے اپنا وسیع حلقہ احباب رکھتے ہیں۔ یہ کتاب ان کے اُن اصلاحی، معلوماتی، تنقیدی اور تجزیاتی مضامین اور کالموں کا مجموعہ ہے جو 2014-2022 کے دوران مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب میں مختلف موضوعات پر لکھے گئے 66 مضامین تاریخی ترتیب سے ہی جمع کر دیے گئے ہیں جن میں سیرت النبی ﷺ، تاریخ، فکر اقبال، اہم معلومات، ملکی و عالمی حالات کا جائزہ، اشرافیہ اور سیاست دان طبقہ کے غیر ذمہ دارانہ کردار پر تنقید، میڈیا کا غلط استعمال، معاشی و معاشرتی بگاڑ کی اصلاح اور غیر شرعی رسومات کی مخالفت، مسلمانوں کو دینی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ترغیب وغیرہ موضوعات شامل ہیں۔ مصنف کا تحریری لہجہ ذرا سخت ہے اور اکثر مضامین میں تنقیدی پہلو غالب ہے تاہم ان کی تحریروں سے ان کا دردِ دل اور اُمت مسلمہ خصوصاً مسلمانانِ پاکستان کی بہی خواہی بھی عیاں ہوتی ہے۔ (ضخامت: 368 صفحات، قیمت: 1400 روپے)

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغِ راہ ہے منزل نہیں ہے

یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است

عبد اللہ ابراھیم

(اس مضمون میں 22 نومبر سے 20 دسمبر تک کے حالات کا جائزہ لینے کی سعی کی گئی ہے)

1 فلسطین اور اسرائیل کی جنگ کی موجودہ صورتحال

7 اکتوبر کو فلسطینی مسلمانوں کی جانب سے اسرائیل پر حملے سے اس طویل کشمکش کا نیا مرحلہ شروع ہوا اور اب تک جاری ہے۔ اس دوران 24 سے 30 نومبر تک عارضی جنگ بندی بھی ہوئی جس میں 240 فلسطینی قیدیوں اور 81 اسرائیلی قیدیوں کو رہا کیا گیا اس کے علاوہ کچھ تھائی، فلپائنی اور روسی باشندوں کو بھی رہا کیا گیا۔ اس رہائی کے موقع پر بھی عالمی رائے عامہ حماس کے طرزِ عمل اور حسن سلوک سے زیادہ متأثر نظر آئی۔ اس سے اسرائیل مزید جھنجھلاہٹ کا شکار ہو گیا اور یکم دسمبر سے دوبارہ بھرپور حملے شروع کردیے۔ اسرائیل کو دنیا کے بڑے ممالک امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کی بھرپور عملی مدد حاصل ہے، دنیا کی جدید ترین ٹیکنالوجی ان کے پاس ہے، وہ فضائی حملے کر رہا ہے جن کا حماس کے پاس کوئی جواب نہیں ہے، بنیادی سہولیات کی فراہمی تعطل کا شکار ہے ان سب کے باوجود حماس کی بھرپور مزاحمت جاری ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر اسرائیلی فوج کا جانی نقصان ہو رہا ہے اور ان کی ناقابل شکست قوت کا زعم تار تار ہو گیا ہے۔ اب تک 20 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں 14 ہزار سے زائد خواتین اور بچے شامل ہیں، 15 لاکھ سے زائد لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ تقریباً پورا علاقہ اور اس کی عمارات تباہ ہو گئی ہیں۔ تاہم ابھی بھی مزاحمت مضبوط ہے اور اسرائیل ایک بھی قیدی طاقت کے بل بوتے پر رہا نہیں کروا سکا۔ اب

دوبارہ اقوامِ متحدہ کی سکیورٹی کونسل میں قرارداد کا ایسا مسودہ تیار کرنے پر محنت ہورہی ہے جسے امریکہ ویٹو کرنے سے باز رہے۔ اسی طرح حماس لیڈر اسماعیل حانیہ مصر پہنچے ہیں تاکہ کسی نئی عارضی جنگ بندی اور قیدیوں کے مزید تبادلے پر بات ہوسکے۔ تاہم ابھی اگلی جنگ بندی میں کئی دن لگ جائیں گے اور اس طرح فلسطینی مسلمانوں کی آزمائشیں مزید بڑھتی جائیں گی۔

2 فلسطین اور اسرائیل کی جنگ اور دنیا کی رائے عامہ

اسرائیل اور اس کی حمایتی عالمی طاقتیں قوت کے ساتھ ساتھ عالمی میڈیا پر بھی تقریباً مکمل کنٹرول رکھتی ہیں تاہم اس دفعہ کی جنگ میں انہیں پسپا ہونا پڑا ہے۔ پرنٹ میڈیا پر تو صرف الجزیرہ ہی نمایاں ہے تاہم سوشل میڈیا کا حماس نے بھرپور استعمال کیا اور رائے عامہ پر خوب اثر ڈالا۔ شروع میں مغربی میڈیا یکطرفہ بیانیہ چلا رہا تھا مگر وہ اس قدر بے وقعت ہوا کہ بالآخر اسے بھی اپنی ہوا اُکھڑتے دیکھ کر کچھ بہتر بھیس بدلنا پڑا۔ مغربی معاشروں کا اخلاقی برتری کا زعم خطرے میں آ گیا ہے۔

30 نومبر کو گیلپ نے امریکی عوام کا غزہ کے بارے میں اسرائیل کے فوجی اقدامات کا سروے شائع کیا جو کہ یکم سے 21 نومبر تک کیا گیا تھا، جس کے مطابق 50 فیصد لوگ اسرائیلی اقدامات کے حمایتی اور 45 فیصد مخالف ہیں تاہم 18 سے 34 سال کے 67 فیصد لوگ اسرائیلی اقدامات کے مخالف ہیں۔ ابھی تو یہ سروے نومبر کا ہے اور آج کل لوگوں کی رائے مزید اسرائیل مخالف ہوچکی ہوگی۔ یہ رجحانات عالمی ضمیر کے ابھی کچھ نہ کچھ زندہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ مسلمان ممالک زبانی بیانات اور کچھ امداد تک محدود ہیں۔ عملی طور پر یمنی حوثی بحری تجارت کو روک کر کچھ ردعمل دے رہے ہیں۔ تاہم عرب ممالک اور پاکستان کا کردار قابلِ افسوس ہے۔

3 پاکستانی فوجی سربراہ کا دورہ امریکہ

دس دسمبر کو پاکستانی فوج کے سربراہ اپنے پہلے باقاعدہ دورے پر امریکہ روانہ ہوگئے جو کہ ابھی 20 دسمبر تک جاری ہے۔ اس دوران ان کی امریکی فوجی اور سیاسی لیڈروں سے بات چیت ہورہی ہے۔ پاکستان کے سیاسی اور معاشی حالات، جنوبی ایشیا اور عالمی منظرنامہ اس دورے

کو بڑا اہم بنا رہا ہے۔ پاکستان میں امریکی اثر ورسوخ بہت گہرا ہے اور امریکی حمایت ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تاہم چونکہ امریکہ اور پاکستانی مفادات اکثر مشترکہ نہیں ہوتے لہٰذا کسی بڑی ہم آہنگی کے اثرات پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کے لئے منفی ہی رہے ہیں۔ ملک کی معاشی صورتحال اور افغانستان سے تعلقات کے لحاظ سے یہ دورہ بڑا اہم ہے۔

4 پاکستان میں امن وامان کی بگڑتی صورتحال اور پاک افغان تنازع

پاکستان کی امن وامان کی صورتحال بگڑ رہی ہے اور سکیورٹی اداروں پر حملے بڑھ گئے ہیں۔ 12 دسمبر کو ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے دارابن میں فوجی اڈے پر حملے میں 23 فوجی شہید ہوئے۔ بعد میں ٹانک پر حملے کا ذکر بھی سرسری انداز میں ہوا۔ 12 دسمبر کے حملے کی ذمہ داری ایک نئے گروپ نے قبول کی۔ پاکستان ان معاملات کا تعلق افغانستان میں دیکھتا ہے اور افغانستان پر زور بھی ڈال رہا ہے مگر افغان طالبان پاکستان کو اپنے علاقے میں کنٹرول بہتر کرنے پر زور دے رہے ہیں۔

ادھر بلوچستان میں لاپتہ افراد کے اہل خانہ احتجاج کر رہے ہیں اور انہیں تادم تحریر اسلام آباد میں مظاہرے سے روکا جا رہا ہے۔ اس معاملہ پر سختی اور لوگوں کے بنیادی حقوق سے محرومی مزید ردعمل پیدا کرسکتی ہے۔ اسی طرح پاکستان کا افغانستان پر خودساختہ حملہ یا کارروائی بھی منفی نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

5 پاکستان کی سیاسی صورتحال

پاکستان میں الیکشن کی تاریخ کا اعلان ہو چکا ہے تاہم صورتحال مکمل واضح نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مقتدرہ الیکشن کو مزید مؤخر کرنا چاہتی ہے مگر عدلیہ سے اسے مطلوبہ حمایت نہیں مل رہی اور عدلیہ تاخیر کے مختلف انتظامی حربوں کو فی الحال رد کرتی جا رہی ہے۔ کاغذات نامزدگی داخل کئے جا رہے ہیں اور شاید آہستہ آہستہ الیکشن کا ماحول بن جائے۔ اگرچہ اس وقت مقتدرہ بظاہر عمران مخالف قوتوں کے ساتھ ہے مگر بیک وقت کئی ممکنہ نتائج پر کام کرتے رہنا اور آخر میں کسی ایک کو چن لینا پس پردہ قوتوں کا خاصہ ہوتا ہے اور ابھی یہی حکمت عملی ہی دکھائی دیتی ہے۔

6 پاکستان کی معاشی صورتحال

پاکستان کی معاشی صورتحال میں استحکام آیا ہے اور تین مہینے سے معاملات کچھ ٹھہر گئے ہیں۔ ڈالر 283 روپے کے لگ بھگ ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر بھی مستحکم ہیں۔ داخلی طور پر سمگلنگ اور کیش رقم کے دین لین پر سختی کی گئی ہے اور کچھ سیاسی استحکام آیا ہے۔ تاہم بیرونی طاقتیں بھی لگتا ہے کہیں اور مصروف ہوگئی ہیں یا ہم نے ان کی شرائط مان لی ہیں اور انہوں نے مزید بازو مروڑنا کچھ ملتوی کر دیا ہے۔ تاہم حکومت پاکستان اس وقت دھڑا دھڑ نوٹ چھاپ کر ترقیاتی کام کر رہی ہے لہٰذا افراط زر اور مہنگائی میں کمی فی الحال دور ہے۔

7 مصر کے صدارتی انتخاب میں موجودہ فوجی سربراہ کی دوبارہ جیت

مصر میں 18 دسمبر کو ہونے والے انتخابات میں موجودہ صدر تیسری 6 سالہ مدت کے لئے منتخب قرار دے دیے گئے ہیں انہوں نے تقریباً 90 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ ان کے مدمقابل کوئی خاص نمایاں امیدوار نہیں تھے اور یہ پاکستان میں ہونے والے ضیاء الحق اور پرویز مشرف کے ریفرینڈم کے مشابہ انتخابات تھے۔ سیسی 2014ء میں بطور فوجی سربراہ اخوان کی حکومت کے محمد مورسی کو غیر قانونی طور پر برطرف کر کے برسر اقتدار آئے تھے اور انہیں مغربی قوتوں اور سعودی عرب اور امارات وغیرہ کی حمایت حاصل تھی۔ یہ سب اخوان کی حکومت کی اسلامی اور دلیرانہ پالیسی کے خلاف اکٹھے ہوئے تھے۔ بہرحال اب مصر پر سیسی کی گرفت مضبوط ہے اور وہاں پر عالمی استعمار کی نمائندہ حکومت موجود ہے اسی لئے غزہ سے سرحد ملنے کے باوجود مصر کوئی نمایاں کردار ادا نہیں کر سکا۔

8 افغانستان کی تازہ صورتحال

◐ 23 نومبر کو صوبہ ننگرہار میں حکام نے اعلان کیا کہ پاکستان سے آنے والی 3 ہزار بیٹریاں غیر معیاری ہونے کی وجہ سے واپس بجھوا دی گئی ہیں۔ ◐ 24 نومبر کو طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے ماسکو میں طالبان حکومت کے مخالفوں کا اجتماع کروانے پر روس سے احتجاج کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں اس کی دعوت نہیں دی گئی۔ ◐ 26 نومبر کو افغان

وزیر داخلہ سراج الدین حقانی نے کہا کہ پاکستان نے ماضی میں افغانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا مگر افغانوں کو نکالنے کا موجودہ فیصلہ ناانصافی پر مبنی اور ناراض کرنے والا ہے۔◐ 28 نومبر کو افغان وزارت تجارت نے کہا کہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کے رکے ہوئے 3 ہزار کنٹینروں کو افغانستان جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔◐ یکم دسمبر کو افغان ترجمان نے کہا ہے چین نے افغان سفیر کو باقاعدہ طور پر تسلیم کرلیا ہے۔◐ 2 دسمبر کو افغان وزیر داخلہ سراج الدین حقانی نے فلسطین کے لوگوں کے حق میں بیان دیا۔◐ 9 دسمبر کو امریکہ نے دو افغان حکومتی رہنماوں پر خواتین کی تعلیم میں رکاوٹ بننے کی وجہ سے پابندیاں عائد کردیں۔ افغان حکومت نے اس کی مذمت کی۔ ◐ 16 دسمبر کو پاکستان میں تعینات افغان ناظم الامور نے مولانا فضل الرحمٰن سے ملاقات کی اور انہیں افغانستان کے دورے کی دعوت دی۔◐ 16 دسمبر کو افغان وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ افغانستان میں پچھلے ایک سال میں تحریک طالبان پاکستان کے 40 ارکان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ بعد میں یہ بیان متنازعہ ہوگیا۔◐ 18 دسمبر کو چینی عہدیدار نے افغان وزیر خارجہ امیر خان متقی سے ملاقات کی۔ جس میں مزید سرمایہ کاری کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔◐ 19 دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل نے تیسری دفعہ اقوام متحدہ میں افغانستان کی سیٹ طالبان نمائندے کو دینے سے انکار کردیا۔◐ 20 دسمبر کو روسی حکومت کے خصوصی نمائندے نے افغان وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور امریکہ سے افغانستان کے اثاثے بحال کرنے کا مطالبہ کیا۔

آئینہ حکمتِ بالغہ 2023ء

مشمولات — جنوری 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	223-221 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت	انجینئر فیضان حسن	17
6	فتنۂ دجال (حصہ چہارم)	محمد نعمان اصغر	28
7	قرآن مجید کا آسمانی کتب سے تقابلی جائزہ	مولانا محمد انور چیمہ	38
8	مغربی جمہوریت کی بجائے امتِ مسلمہ کو اسلامی نظامِ حکومت کی ضرورت ہے	محمد منظور انور	43
9	حکمت بالغہ	محمد رشید عمر	47
10	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	52
11	انجمن کی سالانہ رپورٹ 2022ء		56
12	Show Gratitude!	*Amtullah Hadia*	64

مشمولات — فروری 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	228-224 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (3)	انجینئر فیضان حسن	24
6	فتنۂ دجال (حصہ چہارم)	محمد نعمان اصغر	40
7	پاکستان میں دہشت گردی کی نئی لہر اپنے دشمن کو پہچانیں!	محمد منظور انور	52
8	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	58
9	QUARTER-LIFE CRISIS	*Amatullah Hadia*	64

مشمولات — مارچ 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	230-228 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	ماہِ مبارک کا خیر مقدم کیجیے	حافظ عطاء الرحمٰن	20
6	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (4)	انجینئر فیضان حسن	23
7	فتنۂ دجال (حصہ پنجم)	محمد نعمان اصغر	31
8	نفاذِ اسلام میں سب سے بڑی رکاوٹ	ڈاکٹر ضمیر اختر	38
9	ہے کوئی وطنِ عزیز کا پرسانِ حال	مولانا محمد انور چیمہ	44
10	نافرمان قوموں کے انجام سے سبق سیکھیں	محمد منظور انور	49
11	بیادِ انجینئر مختار فاروقیؒ	خواجہ محمد اعظم / محمد اسرافیل	54
12	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	57
13	QUARTER-LIFE CRISIS (II)	*Amatullah Hadia*	64

مشمولات — اپریل 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	232-231 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	پانچ چیزوں کو غنیمت جانو	شازیہ سیال	22
6	عظمتِ رمضان	مولانا محمد انور چیمہ	28
7	دجال اور دجالیت کی قوتیں (حصہ ششم)	محمد نعمان اصغر	35
8	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (5)	انجینئر فیضان حسن	47
9	ہم کون ہیں کیا ہیں؟	محمد منظور انور	58
10	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	62

مشمولات — مئی 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	233 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	فتنۂ دجال کا علاج اور توڑ (آخری قسط)	محمد نعمان اصغر	21
6	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (6)	انجینئر فیضان حسن	36
7	حافظِ قرآن کے لیے اضافی 20 نمبر	مولانا محمد انور چیمہ	49
8	اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نظام............	محمد منظور انور	54
9	عرب، ترک اور پاکستانی اقوام	محمد نذیر یاسین	59
10	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	61

مشمولات — جون 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	235-234 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو: .... اجتماعی توبہ	انجینئر مختار فاروقی	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	الصلوٰۃ الوسطیٰ......	انجینئر مختار فاروقی	13
6	رمضان کا حاصل: جذبۂ نیکی اور اس کا صحیح رُخ	انجینئر عبداللہ اسماعیل	23
7	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (7)	انجینئر فیضان حسن	34
8	خلاصۂ کتاب: فتنۂ دجالِ اکبر......	عبداللہ ابراہیم	43
9	......پاکستان میں آئین سے کھلواڑ	محمد منظور انور	51
10	تبصرہ و تعارف کتب		56
11	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	59
12	SABR	Amatullah Hadia	63

مشمولات — جولائی 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	239-236 :02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر مختار فاروقی	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	10
5	تین یقینی باتیں اور چار طرح کے لوگ	حافظ عطاء الرحمٰن	24
6	فریضۂ حج اور عید الاضحیٰ	مولانا محمد انور چیمہ	33
7	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (8)	انجینئر فیضان حسن	37
8	قصۂ جدید و قدیم (1)	ڈاکٹر عبدالرشید ارشد	43
9	پاکستان میں نفاذِ اسلام سے اعراض..........	محمد منظور انور	54
10	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ است	عبداللہ ابراہیم	61
11	معَ الصادقین (سچے لوگوں کے ساتھ)		64

مشمولات — اگست 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	245-240: 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر مختار فاروقی	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (9)	انجینئر فیضان حسن	26
6	قصۂ قدیم و جدید (2)	ڈاکٹر عبدالرشید ارشد	36
7	مسجد و محراب کے اغراض و مقاصد	مولانا محمد انور چیمہ	44
8	......حقوقِ قرآن کی ادائیگی کی ضرورت ہے	محمد منظور انور	50
9	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	58
10	Go to bed, You Sleepy Head!	Amatullah Hadia	64

مشمولات — ستمبر 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	248-246 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	جیسے تمہارے اعمال، ویسے تمہارے عمّال	حافظ عطاء الرحمٰن	16
6	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (10)	انجینئر فیضان حسن	23
7	قصۂ قدیم و جدید (3)	ڈاکٹر عبدالرشید ارشد	35
8	دنیا تباہی کے دھانے پر	مولانا محمد انور چیمہ	47
9	......سودی نظام کے شکنجے کو توڑنے کی ضرورت	محمد منظور انور	53
10	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	60

مشمولات — اکتوبر 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	250-249: 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	ختمِ نبوت ___ حضرت محمد ﷺ کی خصوصی شان	حافظ عطاء الرحمٰن	21
6	خدمتِ خلق اور اُسوۂ رسول ﷺ	پروفیسر خلیل الرحمٰن	28
7	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (11)	انجینئر فیضان حسن	38
8	معیشت، سیاست اور نظامِ عدل اشرافیہ۔ خدا کے لیے قوم کے مستقبل کا خیال رکھیں	محمد منظور انور	47
9	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	53
10	سالانہ رپورٹ انجمن		60

مشمولات — نومبر 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	253-251 : 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	سائنس اور مذہب میں مقاربت و مغایرت (12)	انجینئر فیضان حسن	14
6	علامہ اقبال کی مشہور نظم 'طلوعِ اسلام'	انجینئر مختار فاروقی	26
7	ارضِ مقدس فلسطین اور قابض اسرائیلی آبادکار	محمد منظور انور	53
8	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	59

مشمولات — دسمبر 2023ء

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
1	قرآن مجید کے ساتھ چند لمحات	255-254: 02	3
2	بارگاہِ نبوی ﷺ میں چند لمحات		6
3	حرفِ آرزو	انجینئر عبداللہ اسماعیل	7
4	قرآن کریم کا ترجمہ و مختصر تشریح	انجینئر مختار فاروقی	9
5	فلسطین ___ ماضی و حال	محمد فہیم خان	14
6	..........اقوامِ متحدہ کا شرمناک کردار او آئی سی اور عالمِ اسلام کے بے حس حکمران	محمد منظور انور	21
7	یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ (ﷺ) است	عبداللہ ابراہیم	25
8	ضمیمہ خصوصی انجمن خدام القرآن (رجسٹرڈ) جھنگ کے پچیس سال (1998ء تا 2023ء)		31

مسئلۂ فلسطین

مسئلۂ فلسطین کا پس منظر ★ بیت المقدس اور مسلم حکمران

★ تاریخ یہود اور اسرائیل ★

مسئلۂ فلسطین اور مغرب ★ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی بحث

تالیف

حضرت مولانا ابو عمار علامہ زاہد الراشدی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد

مرتب

مولانا حافظ خرم شہزاد حفظہ اللہ تعالیٰ

فاضل جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ناشر

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے

★ رابطہ نمبر: 0346-4010613 ★

فرمودۂ اقبال

آوازِ غیب!

آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!
کس طرح ہوا کُند ترا نشترِ تحقیق؟
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک؟
تو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزاوار
کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک؟
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں؟
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک؟
اب تک ہے رواں گرچہ لہو تیری رگوں میں
نے گرمیِٔ افکار، نہ اندیشۂ بیباک!
روشن تو وہ ہوتی ہے جہاں بیں نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک!
باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری!
اے کشتۂ سلطانی و مُلّائی و پیری!

مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّور

اِنْ شَآءَ اللہ

25 روزہ قرآن فہمی کورس

پھر سوئے حرم لے چل

جس میں ترجیحاً انٹرمیڈیٹ تعلیم کے حامل طلباء، کاروباری و ملازمت پیشہ اور بے روزگار حضرات شریک ہو سکتے ہیں تاکہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ دیگر دینی علوم سیکھ کر عملی زندگی میں باعمل مسلمان کی زندگی بسر کر سکیں۔

اس کورس میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کا منتخب نصاب، تاریخ اسلام، بنیادی عربی گرائمر اور کلامِ اقبال پڑھایا جاتا ہے۔ یہ کورس قرآن اکیڈمی جھنگ میں وقتاً فوقتاً جز وقتی اور کل وقتی منعقد ہوتا ہے

08 جنوری 2024ء سے کل وقتی کورس کا آغاز ہوگا

جس میں ملک بھر کے تمام شہروں سے لوگ شریک ہو سکتے ہیں

اس کورس میں شرکاء کے لیے قیام و طعام کا انتظام بھی ہوگا۔
موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔

کورس کی تدریس اور کتب پر کوئی معاوضہ نہیں ہے

شرکت کے خواہشمند حضرات بذریعہ فون یا واٹس ایپ اپنا نام رجسٹر کرائیں

قرآن اکیڈمی جھنگ

لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ جھنگ

047-7630861-63, 0336-6778561(WhatsApp), 0312-6898181

Vol 18
CPL No: FD 30/07
HIKMAT-E-BAALGHA
JANUARY 2024
No 01

فکرِ فاروقیؒ

امریکہ کی 57 ریاستیں ہیں اور USA میں حرف 'U''UNITED' کا مُخفّف ہے، یورپ کے ممالک نے مل کر یورپی یونین بنالی ہے۔کیا مسلم اکثریّت کے 60 ممالک اپنی UNION نہیں بناسکتے؟ تاکہ اپنے مفادات کا تحفّظ ہی کیا جائے۔ مگر افسوس کہ یہ بات ہمارے حکمرانوں کے خواب وخیال میں بھی نہیں۔OIC کا ادارہ بنا اور موجود ہے مگر مغربی طاقتوں کا 'حکم' ہے کہ اس کو 'فعّال' نہ کرو، لہٰذا ہم 'غلام' لوگ مغربی طاقتوں کے سامنے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی کوئی اجتماعی قیادت وجود میں آجائے تو یہ موجود غاصب حکمرانوں میں سے اکثر کے لیے چونکہ موت کے مترادف ہے اس لیے ان کی خواہش یہی ہے(اور مغربی طاقتوں کی DICTATION بھی یہی ہے) کہ مسلم ممالک کے 'اتحاد' کا نام بھی نہ لو۔ لہٰذا مستقبل قریب میں بھی اُمت مسلمہ کے حالات پر رونے، آنسو بہانے اور ماتم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ دنیا میں نہ کوئی فرد ہمیشہ کے لیے آیا ہے اور نہ کوئی تہذیب، تمدّن اور حکمران خاندان۔ آج کی مغربی بالادستی بھی ایک نہ ایک دن ختم ہونی ہے اس وقت تک مسلم اُمت کے حالات اسی طرح 'گردشِ ایام' اور نحوست کا شکار رہیں گے۔ آغا حشر کاشمیری کا یہ شعر گزشتہ ڈیڑھ صدی سے اُمت مسلمہ کی حالت زار کا 'نوحہ' ہے۔ یہ نوحہ ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے کہ ہم مجبور و مقہور و مظلوم اُمت کے افراد اپنے رب کے حضور التجا کے علاوہ کر بھی کیا سکتے ہیں

ے اے دُعا جا عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا! اب پھیر دے رُخ گردشِ ایام کے

اے اللہ! تو موجودہ مغربی ظالم طاقتوں کی ابلیسی بالادستی کو جلد زوال سے دوچار کردے۔ آمین یارب العالمین۔ (حکمت بالغہ مارچ 2016ء)